عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
آیت "خاتم النبیین" میں علمی فوائد
جلد:۴۰
۲۰ تا ۲۶ شوال المکرم ۱۴۴۲ھ مطابق یکم تا ۷ جون ۲۰۲۱
شمارہ:۲۱
ارض
فلسطین
لہو لہو
تقویٰ اور اس کی اقسام
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

قادیانی اپنے باطل نظریات کی بناپر دائرہ اسلام سے خارج ہیں

س:.....کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں کا تقریباً ۲ تہائی رقبہ قادیانیوں کا ہے۔ زمین کے مالک لاہور میں رہتے ہیں اور یہاں گاؤں میں ایک دیندار مسلمان آدمی ان کی زمین مسلمانوں کو ٹھیکہ پر دیتا ہے اور وہ قادیانیوں کی زمین کا ٹھیکہ ان کو پہنچا دیتا ہے اور کبھی کبھار وہ خود آ کر ٹھیکہ وصول کر لیتے ہیں۔ قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک یہ ترتیب جاری ہے اور اس وقت گاؤں والے یہ زمین پچاس ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے کاشت کرتے ہیں، جبکہ بعض مسلمان لوگ ستر ہزار روپے فی ایکڑ کا ٹھیکہ دینے کی پیشکش کر رہے ہیں، اب دریافت طلب امور یہ ہیں:۱:... موجودہ صورت حال میں گاؤں کے مسلمانوں کے لئے یہ زمین ٹھیکہ پر لے کر کاشت کرنا شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟ ۲:... ناجائز ہونے کی صورت میں اگر کوئی مسلمان اس زمین کو کاشت کرنے سے باز نہیں آتا تو اس مسلمان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ ۳:... کئی مسلمان قادیانیوں کی زمینوں میں گھر بنا کر رہائش پذیر ہیں، ان مسلمانوں سے قادیانیوں نے کبھی کسی قسم کے کرایہ وغیرہ کا مطالبہ نہیں کیا، آیا ایسے مکانوں میں رہائش اختیار کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ ۴:... قادیانی اپنے مسلمان نمائندہ کو کچھ رقم دیتے ہیں تاکہ وہ اس رقم سے کوئی چیزیں وغیرہ خرید کر غرباء میں تقسیم کردے۔ اس نمائندہ کا یہ چیزیں تقسیم کرنا اور مسلمان غرباء لوگوں کا یہ چیزیں لینا شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟ جبکہ لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ یہ چیزیں قادیانیوں کی طرف سے تقسیم ہیں تاکہ وہ اس رقم سے کوئی چیزیں وغیرہ خرید کر غرباء میں تقسیم کردے۔ اس نمائندہ کا یہ چیزیں تقسیم کرنا اور مسلمان غرباء لوگوں کا یہ چیزیں لینا شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟ جبکہ لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ یہ چیزیں قادیانیوں کی طرف سے تقسیم کروائی جارہی ہیں۔ ۵:... اس گاؤں کی مسجد کا امام بھی یہی زمین ٹھیکہ پر لے کر کاشت کرتا ہے، حالانکہ (امام مسجد) صاحبِ حیثیت ہے، اس کو کسی قسم کی کوئی مالی پریشانی نہیں ہے، اس امام مسجد کی امامت کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

ج:.....واضح رہے کہ قادیانی اپنے باطل اور غلط نظریات کی بناپر اسلام اور آئین پاکستان کی رُو سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ غیر مسلم اقلیت ہونے کے حکم کو نہ ماننے کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے کی وجہ سے محارب اور زندیق بھی ہیں۔ اس لئے ان سے مکمل بائیکاٹ کا حکم ہے، جب تک یہ قادیانیت سے توبہ کرکے مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سچے پیروکار نہ بن جائیں۔ اس وقت تک ان سے کسی قسم کے معاملات کرنا جائز نہیں۔ لہٰذا: (۱) مسلمانوں کے لئے قادیانیوں کی زمینیں ٹھیکہ پر لینا جائز نہیں۔ (۲) اگر سمجھانے کے باوجود کوئی مسلمان قادیانیوں سے لین دین کرتا ہے تو وہ اپنے عمل کا اللہ تعالیٰ کے یہاں خود جوابدہ ہوگا اور اس پر پکڑ ہوگی، (۳) قادیانیوں کی زمین پر مسلمانوں کو اپنا مکان بناکر رہائش اختیار کرنا درست نہیں اور یہ ایمانی غیرت کے بھی خلاف ہے۔ قادیانیوں کا احسان لینے کے بعد وہ کس منہ سے ان کو غیر مسلم اور بے دین کہہ سکتے ہیں اور کس طرح ان سے بائیکاٹ کرسکتے ہیں؟ (۴) قادیانیوں کی طرف سے کسی قسم کا مالی تعاون وصول کرنا ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ اس طرح احسان کرکے قادیانی حضرات بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالتے ہیں اور غیر شعوری طور پر ان کو قادیانی بنانے پر راغب کرتے ہیں۔ اس سے ایمان کے ضائع ہونے کا قوی خدشہ ہے، لہٰذا ان سے کسی قسم کا تعاون اور مدد ہرگز قبول نہ کریں، (۵) اگر واقعی امام مسجد نے بھی قادیانیوں سے زمین ٹھیکہ پر لی ہوئی ہے تو امام مسجد کو سوچنا چاہئے کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ معاملات کرکے کل قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے؟ اور لوگوں کے لئے یہ کیا مثال قائم کر رہے ہیں؟ بجائے ان کو قادیانیت کی حقیقت اور قادیانیوں کے باطل عقائد کے بارے میں سمجھانے اور بتانے کے اور ان سے بائیکاٹ کرنے کے خود ان سے معاملات میں ملوث ہیں۔ امام کا یہ طرزِ عمل انتہائی غلط ہے، دنیا کے تھوڑے سے فائدہ کے لئے اپنے اور لوگوں کے ایمان اور عاقبت خراب نہ کریں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

ملتان

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۰ ۲۰ تا ۲۶ رشوال المکرم ۱۴۴۲ھ مطابق یکم تا ۷ رجون ۲۰۲۱ء شمارہ:۲۱

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

ارضِ فلسطین لہو لہو!	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
تقویٰ اور اس کی اقسام	۶	״ ״ ״ ״ ״ ״
امریکا کا جراثیمی اسلحہ اور موت کی بارش	۱۱	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
عقیدۂ ختم نبوت زندہ باد (۲)	۱۴	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
آیت ''خاتم النبیین'' میں علمی فوائد	۱۶	مولانا فخرالاسلام مدنی
.... سیرت پاک کے چند روشن ابواب (۱۷)	۲۰	حافظ محمود راجا، سجاول
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۴	ادارہ
اسلام میں عورتوں کے حقوق (۲)	۲۶	ثروت جمال اصمعی صاحب

بیــاد

امیرِ شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیبِ پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہدِ اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظرِ اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموسِ رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقامِ اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

ارضِ فلسطین لہولہو!

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

سرزمین قدس، قبلۂ اول کی بناپر تمام امت مسلمہ کا مشترکہ اثاثہ ہے۔ یہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کثرتِ بعثت کی بناپر یہ سرزمین انبیاء بھی کہلاتی ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادہ حضرت اسحاق علیہ السلام سے حضرت یعقوب ویوسف، پھر حضرت موسیٰ، زکریا، یحییٰ، داؤد، سلیمان اور بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک یہ خطہ انوارِ نبوت سے جگمگاتا رہا ہے۔ پیغمبر آخرالزمان خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہجرت کے بعد ایک مدت تک بحکم الٰہی ''بیت المقدس'' کی جانب رخ کرکے نماز پڑھتے رہے ہیں، اسی لئے یہ مسلمانوں کا قبلۂ اول کہلاتا ہے۔ معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو نماز پڑھائی اور ''امام الانبیاء'' کے شرف سے مفتخر ہوئے اور پھر یہیں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ سفرِ معراج شروع ہوا، جس نے انسانیت کو سرِعرش مہمان نوازی کا اعزاز عطا کیا۔ اس بنا پر امت محمدیہ کا سرزمین فلسطین، مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کے ساتھ ایک ایمانی رشتہ قائم ہے۔ یہ رشتہ اتنا اٹوٹ ہے کہ معلوم انسانی تاریخ میں سوائے ایک صدی (جب صلیبیوں کا یہاں تسلط قائم ہوا) کے یہ خطہ ہمیشہ پرچم محمدی کے سرنگوں رہا ہے اور یہاں اسلام کی شان وشوکت کا ڈنکا بجتا رہا ہے۔

یہود جو ''مغضوب علیہم'' قوم ہے، پچھلے ستر سالوں سے اہل فلسطین پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے، یوں تو اس قوم کے ہاتھ انبیاء کرام علیہم السلام جیسی مقدس جماعت کے خون سے رنگے ہوئے ہیں، اپنی ہی قوم کے علماء وصلحاء کا خون بہانا ان کا صدیوں سے آبائی پیشہ رہا ہے اور آج یہ فلسطین پر قابض ہوکر، وہاں صدیوں سے آباد مسلمانوں کا قتل عام کرکے انہیں نقل مکانی پر مجبور کررہے ہیں، یہودیوں کے مختلف جرائم قرآن کریم میں مذکور ہیں، جن میں ''قتل انبیاء'' باربار دہرایا گیا ہے۔ انہی جرائم کی بنا پر یہ قوم ذلت وپستی کی پاتال میں اتاری گئی۔ جنگ عظیم سے قبل یہود بڑی تعداد میں جرمنی میں آباد تھے، ہٹلر نے ان کا قتل عام کرکے باقی ماندہ کو وہاں سے نکالا تو دنیا کا کوئی ملک انہیں پناہ دینے کو تیار نہیں تھا۔ اس کی وجہ ان کی چالاکی ومکاری، دھوکا دہی وغداری، بے وفائی وناشکری وغیرہ تھی۔ حتیٰ کہ جب برطانیہ کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ یہ برطانیہ آکر نہ بس جائیں تو اس نے ان سے چھٹکارا پانے اور مسلمانوں کی وحدت کو توڑنے کے لئے ''ایک پنتھ دوکاج'' کے بمصداق ارض فلسطین میں انہیں بسانے کا فیصلہ کیا۔ یہود فلسطین میں اولاً پناہ لینے آئے تھے لیکن اپنی فطرت کے بموجب اپنے ہی محسن فلسطینیوں، جنہوں نے انہیں پناہ دی تھی، کی زمین پر قبضہ جمانا شروع کردیا، نوبت بایں جارسید کہ ۱۹۴۷ء میں اقوامِ متحدہ نے عرب کے سینے میں اسرائیلی خنجر گھونپ کر فلسطین کے دوٹکڑے کردیئے اور اسرائیل نامی ناگ قبلۂ اول کے خزانے پر اپنے پھن پھیلا کر قابض ہوگیا۔

ارض فلسطین پر قابض ہونے کے بعد اسرائیل نے آگ وخون کا جو سلسلہ شروع کیا وہ تاحال جاری ہے۔ اسرائیل ۱۹۵۶ء میں مصر کی نہر سوئز

کا مدعی بنا، ۱۹۶۷ء میں اس نے عربوں سے خوفناک جنگ لڑی اور القدس کو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اپنے ظلم و جبر کی آگ میں جھونک دیا۔ اہل فلسطین یہود کے مظالم کا مقابلہ کرنے کے لئے مادی وسائل کی قلت کا شکار ہونے کے باوجود آج تک نبرد آزما ہیں، لیکن مسلم حکمران جو ایٹمی طاقت، تیل کی دولت اور بے شمار وسائل و اسلحہ سے مالا مال اور لیس ہیں، اسرائیل سے قبلۂ اول نہیں چھڑا سکے ہیں۔ پہلے تو گاہے گاہے کوئی آواز اٹھتی سنائی دیتی تھی، لیکن حال ہی میں جب رمضان کے مقدس ماہ کی آخری راتوں میں صیہونی اژدہا مسجد اقصیٰ میں مصروفِ عبادت مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا اور تب سے تقریباً دو ہفتے القدس پر آگ و آہن کی بارش ہوتی رہی، میڈیا کی عمارت سے کتابوں کی لائبریری تک، مسجد سے ہسپتال تک تباہ و برباد ہوگئے، بچے، بوڑھے، جوان، مرد و عورت یکساں ان مظالم سے دوچار ہیں، فلسطینی شہدا کی تعداد دوسو سے متجاوز ہو چکی ہے، لیکن مسلم حکمرانوں خصوصاً عالمی اسلامی تنظیموں کی بے حسی و بے بسی تماشائے عالم بنی ہوئی ہے۔ انما اشکوا بثی و حزنی الی اللّٰہ۔

اس ضمن میں سب سے افسوس ناک ردِ عمل پاکستانی حکومت کا ہے جو نہیں ہونا چاہئے۔ پاکستانی حکومت اسلام کے نام پر قائم کی جانے والی مملکت سمجھی جاتی ہے۔ واحد اسلامی ایٹمی قوت ہونے کی بنا پر تمام عالم اسلام کے مظلوم عوام کی نگاہیں ہماری جانب اٹھتی ہیں، لیکن ہمارے صدر مملکت جناب عارف علوی کا یہ بیان سامنے آیا ہے: ”ہم نے بھی تمام ممالک کی طرح اسرائیلی جارحیت کی بس مذمت کی۔ عالمی سطح پر مسلمان خود کمزور ہیں، اسی لئے ہمیں طاقت ور کی آواز سننا پڑے گی۔ مسلم امہ اسرائیل کے خلاف سخت قدم اٹھانے کی صلاحیت نہیں رکھتی، کیونکہ ہم کمزور ہیں۔“ ایک ایٹمی قوت سے مسلح ملک کا سربراہ اگر ایسا مایوس کن بیان دے تو ان سے مزید کیا توقع رکھی جاسکتی ہے؟ البتہ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے حوصلہ افزا بیان دیتے ہوئے فرمایا: ”اگر ہمیں راستہ دیا جائے تو اپنے فلسطینی بھائیوں کے ساتھ مورچے میں بیٹھ کر جہاد کرنے کے لئے تیار ہیں۔“ یقیناً یہی جذبہ جہاد جو آج ماند پڑتا جارہا ہے، اسے بھرپور اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

ارضِ فلسطین کا مسئلہ صرف عربوں کا نہیں، بلکہ کُل اہلِ اسلام کا مسئلہ ہے۔ ”انما المؤمنون اخوۃ....“ (تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں) کے تحت اسلام کے رشتہ نے عرب تا عجم، افریقا تا امریکا اور ایشیا سے انٹارکٹکا تک بسنے والے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے درد و الم میں شریک بنایا ہے۔ مسلم حکمران اگر اپنی ذمہ داری ادا کرنے سے قاصر ہیں تو امت مسلمہ کے ہر فرد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی دانست اور اپنی حیثیت و دائرہ کار میں اسرائیلی مظالم کے خلاف آواز اٹھائے۔ ارضِ فلسطین جو دہائیوں سے لہولہو ہے، جہاں بنیادی انسانی ضروریات بھی ظالم و جابر اسرائیلی فوج کی مرہون منت ہے، جہاں سیدنا آدم و سیدنا اسحاق علیہما السلام کا تعمیر کردہ قبلۂ اول قائم ہے، جسے سیدنا سلیمان علیہ السلام نے تزئین و آرائش سے آراستہ کیا تھا، جو امام الانبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت گاہ ہے، اس کی آزادی اور صیہونی چنگل سے رہائی امت کے فراموش کردہ فرائض میں سے ایک ہے۔

اگر ہم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح عملاً جہاد کرنے سے مجبور و محروم کردیئے گئے ہیں تو اہل فلسطین کی مالی مدد کرنا، ان کے حق میں دعائیں کرنا، اپنے ملک میں احتجاجی جلسے جلوس نکالنا، اپنی تقریر و تحریر میں ارضِ فلسطین کو موضوعِ سخن بنانا اور اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا، یہ سب ہمارے اختیار سے باہر نہیں ہے، اور باتوفیق مسلمان ان سب پر عمل کر بھی رہے ہیں۔ ۲۱ مئی ۲۰۲۱ء بروز جمعہ جمعیت علماء اسلام کی اپیل پر ملک بھر میں ”یومِ فلسطین“ منایا گیا، جس میں اہل اسلام کی بھرپور تعداد نے شرکت کرکے اہل فلسطین کے ساتھ تعلق کا ثبوت دیا۔ خدا کرے کہ یہ کاوشیں کام آئیں اور فلسطین کی سرزمین آزادی کی فضاؤں میں سانس لے سکے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

تقویٰ... اور اس کی اقسام

انسان کی ظاہری و باطنی چیزوں اور لباس و پوشاک کی خوشنمائیوں سے زیادہ مکرم، زیادہ مزین، زیادہ حسین اور زیادہ فضیلت والی چیز تقویٰ ہے۔تقویٰ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے اوامر کی بجاآوری اور نواہی سے اجتناب' ان تمام چیزوں سے زیادہ مکرم، مزین، افضل اور احسن ہے، جنہیں ہم چھپاتے، ظاہر کرتے، ذخیرہ کرتے اور پہنتے ہیں۔

تقویٰ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے ثواب کی تمنا اور امید پر آپ کے تمام اوامر اور احکامات پر عمل کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی سزا کے خوف سے آپ کے تمام نواہی کو ترک کیا جائے۔

تقویٰ کا حق یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام احکامات پر پورا پورا عمل کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی منع کردہ ہر ہر چیز سے اجتناب اور پرہیز کیا جائے۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان اپنے رب کا اطاعت گزار ہوگا' اس کا نافرمان نہیں،اس کا ذاکر ہوگا' اس کو بھولنے والا نہیں،اس کا شکرگزار ہوگا' ناشکرا نہیں، وہ ایمان اور توکل کی دولت سے مالا مال ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے صرف اہلِ ایمان کو ہی تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا، کیونکہ اہلِ ایمان ہی جانتے ہیں کہ تعظیم و جلالت، توقیر و محبت، طاعت و بندگی کا مستحق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان ہے کہ اس نے فرمایا:

''فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَأَطِیْعُوْا وَأَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّأَنْفُسِکُمْ۔'' (التغابن:۱۶)

ترجمہ:''سو ڈرو اللہ سے جہاں تک ہو سکے،اور سنو اور مانو اور خرچ کرو اپنے بھلے کو۔''

ورنہ کمالِ تقویٰ پر عمل کرنے کی استطاعت

تقویٰ کا حق یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام احکامات پر پورا پورا عمل کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی منع کردہ ہر ہر چیز سے اجتناب اور پرہیز کیا جائے

اور قدرت انسانی طاقت اور ہمت سے باہر ہی ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:

''وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ إِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔''(الحشر:۷)

ترجمہ:''اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے، بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

تقویٰ کی بنیاد اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان ہے۔اعمالِ صالحہ ایمان کے آثار، دلائل اور ایمان کا نور ہیں۔ اخلاقِ حسنہ انسانی سیرت کا حسن وجمال شمار ہوتے ہیں، جو اِن صفات سے متصف ہوگا وہ ابرار، صادقین اور متقین میں شمار ہوگا۔

تقویٰ کی ایک تعبیر یوں بھی کی جاتی ہے کہ رذائل سے کنارہ کشی کرتے ہوئے فضائل سے آراستہ ہوا جائے، یعنی گناہوں اور گندگیوں سے اجتنابِ کلی کرتے ہوئے طاعات اور عبادات سے اپنے آپ کو مزین کیا جائے۔انسان جو بھی نیکی کرتا ہے، اس کا تعلق یا تو قلب یعنی دل سے ہے یا قالب یعنی بدن سے یا مال سے ہے۔

اعمالِ قلبیہ میں اصل ایمان ہے، اعمالِ بدنیہ کی جامع نماز ہے، جس کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے اور اعمالِ مالیہ کی سردار زکوٰۃ اور صدقات ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

''الٓمٓ O ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ O اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلَاۃَ وَمِمَّا رَزَقْنَاھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔''(البقرۃ:۱تا۳)

ترجمہ:''الٓمٓ،اس کتاب میں کچھ شک نہیں،راہ بتلاتی ہے ڈرنے والوں کو، جو کہ یقین کرتے

ہیں بے دیکھی چیزوں کا اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو ہم نے روزی دی ہے ان کو اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

تقویٰ اختیار کرنے کا حکم اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام آسمانی مذہب کے ماننے والوں کو دیا ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

”فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيدًا۔“

(النساء:۱۳۱)

ترجمہ: ”اور ہم نے حکم دیا ہے پہلے کتاب والوں کو اور تم کو کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور اگر نہ مانو گے تو اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں، اور ہے اللہ بے پروا سب خوبیوں والا۔“

تقویٰ کا حاصل یہ ہے کہ جن کاموں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، ان کے کرنے میں انسان پیچھے نہ رہے، جہاں جانے سے شریعت نے منع کیا ہے، انسان وہاں نہ جائے، ایمانی نور کی روشنی میں ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگا رہے، اور ایمانی نور کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی سزا کا خوف رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچتا رہے۔

تقویٰ کی دو قسمیں ہیں:

۱:-قلوب کا تقویٰ ۲:-جوارح کا تقویٰ۔

اور ان میں اصل تقویٰ قلوب کا ہی تقویٰ ہے اور تقویٰ کا محل دل ہے۔ جوارح کا تقویٰ قلوب کے تقویٰ کا اثر اور لازمی نتیجہ ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

”ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ۔“ (الحج:۳۲)

ترجمہ: ”یہ سن چکے اور جو کوئی ادب رکھے اللہ کے نام لگی چیزوں کا، سو وہ دل کی پرہیزگاری کی بات ہے۔“

اگر دل میں تقویٰ نہیں تو جوارح کے تقویٰ کا کوئی وزن اور کوئی قیمت نہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مجسم تقویٰ کے باوجود نوافل میں اتنا قیام فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا، اتنا نفلی روزے رکھتے، کہا جاتا کہ آپ کبھی روزے چھوڑیں گے نہیں، جہاد کرتے، حج اور عمرے ادا فرماتے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دیتے، مہمانوں کا اکرام فرماتے، محتاجوں کی غم خوارگی کرتے، اپنے صحابہؓ سے میل جول کرتے، مطلب یہ کہ تمام فرائض کی بجا آوری کے باوجود نوافل، اوراد و اذکار میں سے، کسی کو نہیں چھوڑتے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے قرب کے حصول کا قریب ترین ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی اور ظاہر و باطن کے اعتبار سے اس پر ہمیشگی اور ہر قول و عمل اور نیت میں اخلاص ہو کہ میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے یہ کام کر رہا ہوں۔

یہ بہت بڑا ظلم اور جہالت ہے کہ انسان لوگوں سے تو اپنے لئے تعظیم وتکریم کا طالب اور خواہش مند ہو، لیکن اس کا دل اللہ تعالیٰ کی تعظیم وتکریم اور جلال وتقویٰ سے خالی ہو۔

ہر انسان کے لئے دو اُمور بہت ضروری ہیں: ۱:-فعلِ مامور اور ترکِ محظور سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے۔ ۲:-اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو تکلیفیں اور پریشانیاں آئیں، اس پر صبر کرے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

”إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ۔“ (یوسف:۹۰)

ترجمہ: ”البتہ جو کوئی ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ ضائع نہیں کرتا حق نیکی والوں کا۔“

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے اندر تین قوتیں رکھی ہیں: ۱:- بذل و اعطاء کی قوت، ۲:-کف و امتناع کی قوت، ۳:- ادراک و فہم کی قوت۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جب انسان کو ایمان اور ہدایت کی توفیق سے نوازتے ہیں تو اس کی قوتوں کو ایسے کاموں میں لگا دیتے ہیں جو اس کو محبوب ہیں اور اس انسان کو دنیا و آخرت میں آسانیوں کی طرف لے جاتے ہیں اور جب کسی انسان کو ذلیل وخوار کرنا چاہتے ہیں تو اسے ایسے کاموں میں لگا دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مبغوض ہیں اور اسے مشکلات اور تنگیوں کی طرف لے جاتے ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

”فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ○ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ○ وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ○ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ“

(اللیل:۵-۱۰)

ترجمہ: ”سو جس نے دیا اور ڈرتا رہا اور سچ جانا بھلی بات کو، تو اس کو ہم سہج سہج پہنچا دیں گے آسانی میں، اور جس نے نہ دیا اور بے پروا رہا، اور جھوٹ جانا بھلی بات کو، سو اس کو ہم سہج سہج پہنچا

دیں گے سختی میں۔‘‘

کسی انسان یا جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی برکات کے دروازے کمالِ ایمان اور کمالِ تقویٰ کی بنا پر ہی کھلتے ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

’’وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ‘‘(الاعراف:۹۶)

ترجمہ:’’اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم کھول دیتے ان پر نعمتیں آسمان اور زمین سے، لیکن جھٹلایا انہوں نے، پس پکڑا ہم نے ان کو اُن کے اعمال کے بدلے۔‘‘

برکاتِ الٰہیہ حدّ وشمار سے باہر ہیں، من جملہ اُن میں عمر میں برکت، رزق میں برکت، وقت میں برکت، آل واولاد میں برکت، مال میں برکت، اعمال میں برکت، اسی طرح اسباب کے بغیر ضرورتوں کا پورا ہونا، کسی درجہ میں جدوجہد، محنت ومشقت کے بغیر اموال، اشیاء اور روزی کا حصول، یہ سب ایمان اور تقویٰ کی بنا پر ہی حاصل ہوتے ہیں۔

آج کل مسلمانوں میں ایمانی ضعف اور تقویٰ کی کمی کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے بند محسوس ہوتے ہیں اور اکثر مسلمان ان برکات سے محروم نظر آتے ہیں، اس لئے کہ جب ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سے یہ چیزیں چھین لیں اور جو چیزیں ہمیں ملی ہوئی ہیں، وہ برکت سے خالی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام کی محبت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام یعنی سنت اور احادیث کی محبت، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی محبت، اس کی اطاعت کی محبت، اولیاء کی محبت، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی محبت، دین کی محبت کو ہم سے چھین لیا ہے، اس لئے کہ جب گناہوں اور دین کی مخالفت کی کثرت ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے خیرات اور برکات سے ہمیں محروم کردیا۔

تقویٰ کی تین اقسام ہیں:

۱:- اللہ تعالیٰ کی ذات کے اعتبار سے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

’’يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔‘‘

(آل عمران:۱۰۲)

ترجمہ:’’اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہئے اس سے ڈرنا اور نہ مریو مگر مسلمان۔‘‘

۲:- اللہ تعالیٰ کی سزا کے مکان کے اعتبار سے، جیسا کہ ارشاد ہے:

’’وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ۔‘‘(آل عمران:۱۳۱)

ترجمہ:’’ اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی کافروں کے واسطے۔‘‘

۳:- اللہ تعالیٰ کی سزا کے زمانہ کے اعتبار سے، جیسا کہ فرمایا:

’’وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔‘‘(البقرۃ:۲۸۱)

ترجمہ:’’ اور ڈرتے رہو اس دن سے کہ جس دن لوٹائے جاؤ گے اللہ کی طرف، پھر پورا دیا جائے گا ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔‘‘

انسان کی قدر وقیمت ایمانی صفات، اعلیٰ اخلاق اور اعمالِ صالحہ کی بنا پر ہی ہوتی ہے اور جب تک کسی چیز میں اس کی اعلیٰ صفات باقی رہتی ہیں، اس کی قدر وقیمت باقی رہتی ہے اور جب کوئی چیز اعلیٰ صفات سے محروم ہوجاتی ہے تو اس کی قدر وقیمت بھی ختم ہوجاتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی معیت ونصرت اور مدد تب آئے گی جب ہمارے اندر ایمان، تقویٰ اور احسان جیسی صفات آجائیں گی، جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو محبوب وپسند ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے:

’’اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔‘‘(النحل:۱۲۸)

ترجمہ:’’ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو پرہیزگار ہوتے ہیں اور جو نیک دار ہوتے ہیں۔‘‘

اسی طرح جب ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالائیں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی معیت، قرب اور مدد ونصرت ہمارے شاملِ حال ہوگی، جیسا کہ ارشاد ہے:

۲:-’’وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ۔‘‘(المائدۃ:۱۲)

ترجمہ:’’ اور کہا اللہ نے میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم قائم رکھو گے نماز اور دیتے رہو گے زکوٰۃ اور یقین لاؤ گے میرے رسولوں پر اور

مدد کرو گے ان کی اور قرض دو گے اللہ کو اچھی طرح کا قرض تو البتہ دور کروں گا میں تم سے گناہ تمہارے اور داخل کروں گا تم کو باغوں میں کہ جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں، پھر جو کوئی کافر ہوا تم میں سے اس کے بعد تو وہ بے شک گمراہ ہوا سیدھے راستہ سے۔"

جب ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت، نشر و اشاعت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کریں گے، تو اللہ تعالیٰ کی معیت ہم ایمان والوں کے شاملِ حال ہوگی، جیسا کہ فرمایا:

۳:-"قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِیْ مَعَکُمَا أَسْمَعُ وَأَرَیٰ۔" (طٰہٰ:۴۶)

ترجمہ: "نہ ڈرو، میں ساتھ ہوں تمہارے، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کے لئے دو لباس نازل فرمائے ہیں، ایک ظاہری لباس جس سے انسان اپنے بدن کی صورت اور تنگی کو چھپاتا ہے اور دوسرا التقویٰ کا لباس جس سے انسان اپنے باطن اور سیرت کو نکھارتا ہے، جس طرح ظاہری لباس سے انسان خوبصورت اور مزین نظر آتا ہے، اسی طرح تقویٰ کے لباس سے انسان کے اخلاق اور کردار خوبصورت ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"یَا بَنِیْ آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاساً یُوَارِیْ سَوْءَاتِکُمْ وَرِیْشاً وَلِبَاسُ التَّقْوَیٰ ذَٰلِکَ خَیْرٌ ذَٰلِکَ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ۔" (الاعراف:۲۶)

ترجمہ: "اے اولادِ آدم کی! ہم نے اُتاری تم پر پوشاک جو ڈھانکے تمہاری شرمگاہیں اور اُتارے آرائش کے کپڑے اور لباس پرہیزگاری کا وہ سب سے بہتر ہے، یہ نشانیاں ہیں اللہ کی قدرت کی، تاکہ وہ لوگ غور کریں۔"

آج کا میڈیا، اس کے اینکر اور سیکولرازم کے پرچار کرنے والے جو جسم کو لباس سے اور نفس کو تقویٰ سے عاری کرنا چاہتے ہیں، اسی طرح حیاء کو اپنی زبانوں اور قلم کے ذریعہ ملیامیٹ کرنا چاہتے ہیں، وہ درحقیقت انسان سے اس کی فطری خصائص اور اس کی ظاہری وباطنی زینت چھیننا چاہتے ہیں، اور یہ سب جانتے ہیں کہ ننگا ہونا حیوانی صفت ہے اور اس کی طرف مائل وہی ہوسکتا ہے جو انسانی مرتبہ سے گرگیا ہو، اب وہ ننگا پن کو اسی طرح اپنے لئے جمال اور زینت کا باعث سمجھتا ہے جس طرح کافر کفر میں اپنی فلاح سمجھتا ہے، حیا اور تقویٰ سے عاری ہونا جس کی آج کوششیں کی جارہی ہیں، یہ جہالت کی طرف ہی قوم کو دھکیلنا ہے۔

سفر کے لئے زادِ راہ اپنے پاس رکھنا، یہ عقلاء کی شان ہے، جس سے آدمی مخلوق سے مستغنی ہوتا ہے، ان سے سوال کرنے سے بچتا ہے، توشہ اور زادِ راہ جتنا زیادہ ہو، اتنا ہی نفع زیادہ ہوتا ہے، دوسروں کی مدد کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں کئی اور نیکی کے کام بھی اس دنیا میں انجام دے سکتا ہے، حقیقی زادِ راہ تقویٰ ہی ہے، جس سے انسان جنت اور جنت کی نعمتوں کو حاصل کرے گا، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

"وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوَیٰ وَاتَّقُوْنِ یَا أُوْلِی الْأَلْبَابِ۔" (البقرۃ:۱۹۷)

ترجمہ: "اور زادِ راہ لے لیا کرو کہ بے شک بہتر فائدہ زادِ راہ کا بچنا ہے، مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو!۔"

اہلِ ایمان اور اہلِ تقویٰ ہی دنیا اور آخرت میں حقیقی کامیاب لوگ ہیں، جیسا کہ ارشاد ہے:

"أَلَا إِنَّ أَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○ لَهُمُ الْبُشْرَیٰ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَفِی الْآخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ذَٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔" (یونس:۶۲-۶۴)

ترجمہ: "یاد رکھو! جو لوگ اللہ کے دوست ہیں نہ ڈر ہے اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے، جو لوگ کہ ایمان لائے اور ڈرتے رہے، اُن کے لئے خوشخبری دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں، بدلتی نہیں اللہ کی باتیں، یہی ہے بڑی کامیابی۔"

اہلِ تقویٰ کو دنیا میں جو نعمتیں نصیب ہوتی

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

ہیں قرآن کریم میں اس کا ذکر یوں ہے:

۱:-’’وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً ○ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔‘‘ (الطلاق:۲-۳)

ترجمہ:’’اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے وہ کر دے اس کا گزارہ، اور روزی دے اس کو جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو۔‘‘

۲:-’’وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْراً ○ ذٰلِكَ أَمْرُ اللّٰهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْراً۔‘‘ (الطلاق:۴-۵)

ترجمہ:’’اور جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے کر دے وہ اس کے کام میں آسانی۔ یہ حکم ہے اللہ کا جو اتارا تمہاری طرف اور جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے اتار دے اس پر سے اس کی برائیاں اور بڑھا دے اس کو ثواب۔‘‘

۳:-’’يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً ○ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً۔‘‘ (الاحزاب:۷۰-۷۱)

ترجمہ:’’اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمہارے واسطے تمہارے کام اور بخش دے تم کو تمہارے گناہ اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ کے اور اس کے رسول کے اس نے پائی بڑی مراد۔‘‘

۴:-’’يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔‘‘ (المائدة:۳۵)

ترجمہ:’’اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ اور جہاد کرو اس کی راہ میں، تاکہ تمہارا بھلا ہو۔‘‘

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل تقویٰ کے لئے آخرت میں کیا تیار کر رکھا ہے، اور کیا نعمتیں عطا فرمائیں گے، اس کا جواب قرآن کریم میں ہے:

۱:-’’مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ۔‘‘ (الرعد:۳۵)

ترجمہ:’’حال جنت کا جس کا وعدہ ہے پرہیزگاروں سے، بہتی ہیں اس کے نیچے نہریں، میوہ اس کا ہمیشہ ہے اور سایہ بھی، یہ بدلہ ہے ان کا جو ڈرتے رہے اور بدلہ منکروں کا آگ ہے۔‘‘

۲:-’’قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ۔‘‘ (آل عمران:۱۵)

ترجمہ:’’کہہ دے: کیا بتاؤں میں تم کو اس سے بہتر؟ پرہیزگاروں کے لئے اپنے رب کے ہاں باغ ہیں جن کے نیچے جاری ہیں نہریں، ہمیشہ رہیں گے ان میں اور عورتیں ہیں ستھری اور رضامندی اللہ کی اور اللہ کی نگاہ میں ہیں بندے۔‘‘

۳:-’’لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيعَادَ۔‘‘ (الزمر:۲۰)

ترجمہ:’’لیکن جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے ان کے واسطے ہیں جھروکے، ان کے اوپر اور جھروکے چنے ہوئے، ان کے نیچے بہتی ہیں ندیاں، وعدہ ہو چکا اللہ کا، اللہ نہیں خلاف کرتا اپنا وعدہ۔‘‘

۴:-’’وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَراً حَتَّى إِذَا جَاؤُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ۔‘‘ (الزمر:۷۳)

ترجمہ:’’اور ہانکے جائیں وہ لوگ جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے جنت کو گروہ گروہ، یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں اس پر اور کھولے جائیں اس کے دروازے اور کہنے لگیں ان کو داروغہ، اس کا سلام پہنچے تم پر، تم لوگ پاکیزہ ہو، سو داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہنے کو۔‘‘

اللہ تبارک وتعالیٰ حکیم اور علیم ہیں، ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے کسی حکمت اور مقصد کے لئے پیدا کیا ہے، آگ کو اللہ تعالیٰ نے روشنی کے لئے بنایا ہے، پانی کو پینے اور پیاس بجھانے کے لئے پیدا کیا ہے، نباتات اور حیوانات کو انسانی خدمت کے لئے بنایا، جنات اور انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عبادت کے لئے بنایا، ہر چیز جب تک اپنا مقصد اور وظیفہ ادا کرتی رہتی ہے، تب تک تو وہ محترم، مکرم اور محبوب ہوتی ہے، مالک کے ہاں اس کی قدر و قیمت اور عزت ہوتی ہے، جب وہ اپنا مقصد چھوڑ دے یا اپنے عمل کو معطل کر دے تو اس کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے اور مالک اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح انسان ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور اسے ایمان اور تقویٰ کا حکم دیا، جب انسان نے اپنا مقصد بھلا دیا تو دنیا و آخرت میں اس کی کوئی قیمت نہیں رہی، بلکہ اس سے بڑھ کر قیامت کے دن اس سے محاسبہ بھی ہوگا۔☆☆

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

امریکا کا جراثیمی اسلحہ اور موت کی بارش!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ادارہ تالیفات اشرفیہ نے ’’معاشیات کا اسلامی فلسفہ‘‘ کے نام سے مولانا عبدالباری ندوی پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن کی کتاب شائع کی ہے۔ یہ کتاب اوّلاً ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی۔ اس میں ماہنامہ ’’معارف‘‘ اعظم گڑھ اور ماہنامہ ’’الفرقان‘‘ لکھنو کے بہت سارے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ ماہنامہ ’’الفرقان‘‘ لکھنو رجب ۱۳۷۱ھ مطابق اپریل ۱۹۵۲ء کا ایک حوالہ متذکرہ کتاب کے ص ۶۷ پر ہے۔ لیکن اس میں تلخیص کی گئی ہے۔ اصل حوالہ الفرقان لکھنو کے متذکرہ شمارہ کے ص ۴۴-۴۵ پر ہے۔ اتفاق سے یہ شمارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری میں موجود ہے لیکن کرم خوردہ ہے۔ تاہم ایک آدھ لفظ کے علاوہ اصل حوالہ موجود پا کر خوشی ہوئی۔ اس زمانہ میں الفرقان ’’انتخاب‘‘ کے نام پر مختلف جرائد ورسائل سے منتخب تحریروں کو شائع کرتا تھا۔ ’’قومی آواز‘‘ کے جریدہ سے اپریل ۱۹۵۲ء میں الفرقان میں یہ اقتباس شائع ہوا تھا۔ پہلے مکمل اقتباس پڑھئے اور پھر اس کی روشنی میں ’’کورونا کی موجودہ وبا‘‘ کو اس تناظر میں سوچئے کہ آج سے ستر سال پہلے امریکا کی جراثیمی اسلحہ کی تیاری اور اب ستر سال بعد اس کے استعمال کے اثرات کہ جس سے پوری دنیا کانپ اٹھی۔ اسی جراثیمی اسلحہ کے اثرات وباء، قرنطینہ، لاکھوں لوگوں کا مرنا، کارخانوں کا بند ہونا، اسکولوں کو تالے پڑنا وغیرہ یہ سب کچھ اسی جراثیمی اسلحہ کی امریکی جدوجہد کے ثمرات بد تو نہیں؟ حوالہ یہ ہے:

موت کی بارش:

’’ایٹم بم نے ہیروشیما اور ناگاساکی میں جو تباہیاں مچائی تھیں وہ نظروں کے سامنے ہیں اور ان سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے کہ اگر جنگ ہوئی اور اس میں ایٹم بم استعمال کئے گئے تو انسانیت اور تمدن اور کلچر سب کچھ فنا ہو جائیں گے۔ آگے چل کر ایٹم بم نے ہیڈروجن بم کی شکل اختیار کی ہے۔ اس طرح اس کی بربادی کی طاقت دس گنا بڑھ گئی۔ پھر اس میں کچھ اور ترقی ہوئی اور اب شاید یہ بم اس حد تک طاقت ور ہو چکا ہے کہ صرف دو بم کسی چھوٹے ملک کو ریگستان بنا سکتے ہیں۔

امریکا اب جراثیمی اسلحہ بنا رہا ہے اور اس کی دی ہوئی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ روس نے بھی ادھر توجہ کی ہے۔ جراثیمی اسلحہ کا مطلب یہ ہے کہ ہیضہ، طاعون، پیچش اور اس قسم کے وبائی امراض کے جراثیم کو دشمن کے ملک میں اس طرح گرا دیا جائے گا کہ وہ کارگر ہوں۔ یعنی ملک کی تمام آبادی کو مریض بنا دیں۔ ذرا تصور کیجئے ایسے اسلحہ استعمال کرنے کے بعد ملکوں کی حالت کیا ہو جائے گی؟ بوڑھے، بچے، مرد، عورتیں سب وبائی امراض میں گرفتار ہیں اور سسک رہے ہیں۔ ڈاکٹر، نرس اسپتال کا سب عملہ بھی شکار ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں انسان دم توڑ رہے ہیں اور کوئی حلق میں پانی کی بوند تک ٹپکانے والا نہیں ہے۔ پھر جب اس حالت میں جنگ ختم ہوگی تو اس کے خاتمے کے ساتھ وبائیں ختم نہیں ہوں گی۔ ان پر قابو حاصل کرنے کے لئے فاتح کو اربوں روپے کی دوائیں کرنا ہوں گی اور ایک بہت بڑے عملے کی مدد سے برسوں حفظان صحت...... ترین اور حقیقی ترین طریقے اختیار کرنا ہوں گے یا پورے ملک کا قرنطینہ کر دیا جائے گا کہ جو لوگ مرتے ہیں، مرتے رہیں۔ اس اسلحہ کے استعمال کے بعد بہت طویل عرصے کے لئے مفتوح ملک کے سب کارخانے بند ہو جائیں گے، اسکولوں میں تالے پڑ جائیں گے اور ملک کا نظم وضبط ختم ہو جائے گا، افراتفری، لوٹ مار اور بداخلاقیاں عام ہو جائیں گی۔

اس تصویر پر جتنا غور کرو اتنا اس کا بھیانک پن زیادہ نظر آتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کی تیاری وہ ممالک کر رہے ہیں جو اپنی اپنی تہذیبوں کو دنیا کے لئے نجات سمجھتے ہیں۔ (بحوالہ قومی آواز) (ماہنامہ الفرقان لکھنو اپریل ۱۹۵۲ء ص ۴۴، ۴۵) وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

عقیدۃ

ختم نبوت زندہ باد

(۲)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

۲:...''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: (فَذَکَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَۃِ، وَفِیْہِ:) نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ نَحْنُ آخِرُ الْاُمَمِ وَاَوَّلُ مَنْ یُّحَاسَبُ۔''

(مسند احمد، ج:۱، ص:۲۸۲)

ترجمہ:...''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیثِ شفاعت میں) فرمایا کہ: ہم سب سے پچھلے اور سب سے پہلے ہیں، ہم تمام اُمتوں کے بعد آئے، اور (قیامت کے دن) ہمارا حساب و کتاب سب سے پہلے ہوگا۔''

۳:...''عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَاءِ۔'' (کنزالعمال، ج:۱۲، ص:۲۷۰، حدیث نمبر:۳۴۹۹۹)

ترجمہ:...''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔''

۴:...''عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کُنْتُ اَوَّلَ النَّبِیِّیْنَ فِی الْخَلْقِ وَآخِرَہُمْ فِی الْبَعْثِ۔''

(کنز العمال، ج:۱۱، ص:۴۰۹ و ۴۵۲، حدیث:۳۱۹۱۶،۳۲۱۲۶)

ترجمہ:...''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میری تخلیق سب نبیوں سے پہلے ہوئی، اور بعثت (دُنیا میں تشریف آوری) سب کے بعد ہوئی۔''

۵:...''عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِ الْکِتَابِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ۔'' (مجمع الزوائد، ج:۸، ص:۲۲۳، مسند احمد، ج:۴، ص:۱۲۷، مستدرک حاکم، ج:۲، ص:۶۰۰، واللفظ لہٗ، کنزالعمال، ج:۱۱، حدیث:۳۱۹۶۰-۳۲۱۱۴)

ترجمہ:...''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین (آخری نبی) لکھا ہوا تھا، جبکہ ابھی آدم علیہ السلام کا خمیر گوندھا جارہا تھا۔''

۶:...''عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ حَدِیْثِ الشَّفَاعَۃِ: فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ: یَا مُحَمَّدُ! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ۔''

(صحیح بخاری، ج:۲، ص:۶۸۵)

ترجمہ:...''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیثِ شفاعت میں مروی ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: لوگ (دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔''

۷:...''عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ۔'' (سنن دارمی، ج:۱، ص:۳۱، کنز العمال، ج:۱۱، ص:۴۰۴، حدیث:۳۱۸۸۳)

ترجمہ:...''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نبیوں کا قائد ہوں اور فخر سے نہیں کہتا، اور میں نبیوں کا خاتم ہوں اور فخر

سے نہیں کہتا، اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلا شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور فخر سے نہیں کہتا۔“

۸:...”عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا کَالْمُوَدِّعِ فَقَالَ: اَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ -ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔“ (مسند احمد، ج:۲ ص:۱۷۲، ۲۱۲)

ترجمہ:...”حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے، گویا ہمیں رُخصت فرمارہے ہوں، پس فرمایا: میں محمد نبی اُمی ہوں -تین بار فرمایا- اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

۹:...”عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَرْفُوْعًا: لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ خَبَّرَہٗ بِبَنِیْہِ فَجَعَلَ یَرٰی فَضَائِلَ بَعْضِھِمْ عَلٰی بَعْضٍ فَرَاٰی نُوْرًا سَاطِعًا فِیْ اَسْفَلِھِمْ فَقَالَ: یَا رَبِّ! مَنْ ھٰذَا؟ قَالَ: ھٰذَا ابْنُکَ اَحْمَدُ، ھُوَ الْاَوَّلُ وَھُوَ الْآخِرُ وَھُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔“ (کنزالعمال، ج:۱۱ ص:۴۳۷، حدیث:۳۲۰۵۶)

ترجمہ:...”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو ان کی اولاد کی آزمائش فرمائی، پس ایک دُوسرے کے فضائل کا ان پر اظہار کیا، پس حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے (یعنی اولاد کے) نیچے ایک نور بلند ہوتا ہوا دیکھا تو عرض کیا: یا ربّ! یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ آپ کے صاحب زادے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، یہی اوّل ہیں، یہی آخر ہیں، یہی سب سے پہلے سفارش کرنے والے ہیں اور سب سے پہلے انہی کی سفارش قبول کی جائے گی۔“

۱۰:...”عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ حَدِیْثِ الْاِسْرَاءِ: وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَثْنٰی عَلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ: کُلُّکُمْ اَثْنٰی عَلٰی رَبِّہٖ وَاَنَا مُثْنٍ عَلٰی رَبِّیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَکَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنْزَلَ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ فِیْہِ تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ وَسَطًا وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ ھُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَھُمُ الْآخِرُوْنَ وَشَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَوَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِکْرِیْ وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔ فَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بِھٰذَا فَضَلَکُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔“ (مجمع الزوائد، ج:۱ ص:۶۹)

”فَقَالَ لَہٗ رَبُّہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: قَدِ اتَّخَذْتُکَ خَلِیْلًا وَّھُوَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاۃِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ وَاَرْسَلْتُکَ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً وَّجَعَلْتُ اُمَّتَکَ ھُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَھُمُ الْآخِرُوْنَ .... وَجَعَلْتُکَ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔“ (ایضاً، ج:۱ ص:۷۱)

ترجمہ:...”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیثِ معراج میں مروی ہے کہ (انبیائے کرام علیہم السلام کے مجمع میں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام نے تحدیثِ نعمت کے انداز میں حق تعالیٰ شانہٗ کی حمد و ثنا بیان فرمائی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ربّ کی حمد و ثنا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آپ حضرات نے اپنے ربّ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی ہے، اب میں بھی اپنے ربّ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں۔

(اور وہ یہ ہے:)

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا، تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنایا، مجھ پر قرآن نازل کیا جس میں (مہماتِ دین میں سے) ہر چیز کا بیان ہے، اور میری اُمت کو خیرِ اُمت بنایا جو لوگوں کے نفع کے لئے نکالی گئی، اور میری اُمت کو معتدل اُمت بنایا، اور میری اُمت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلے ہیں اور وہی پچھلے ہیں، اور اس نے میرا سینہ کھول دیا، میرا بوجھ اُتار دیا، اور میری خاطر میرا ذِکر بلند کردیا، اور مجھ کو فاتح اور خاتم (کھولنے والا اور بند کرنے والا) بنایا۔“ یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام کو مخاطب کرکے فرمایا: ان ہی اُمور کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے سبقت لے گئے ہیں۔“

نیز اسی حدیثِ معراج میں ہے کہ: ”حق تعالیٰ شانہٗ نے (آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے) فرمایا کہ: میں نے آپ کو اپنا خلیل بنالیا اور یہ تورات میں لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمٰن کے محبوب ہیں، اور میں نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا، اور آپ کی اُمت کو ایسا بنایا کہ وہی اوّل ہیں اور وہی آخر ہیں..... اور میں نے آپ کو تخلیق میں سب نبیوں سے اوّل رکھا اور بعثت میں سب سے آخر۔“

۱۱:...”عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِ الْاِسْرَاءِ: ثُمَّ سَارَ حَتّٰی اَتٰی بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَ فَرَبَطَ فَرَسَهٗ اِلٰی صَخْرَةٍ ثُمَّ دَخَلَ فَصَلّٰی مَعَ الْمَلَائِكَةِ فَلَمَّا قُضِیَتِ الصَّلَاةُ قَالُوْا: یَا جِبْرِیْلُ! مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ.“

(المواهب اللدنیة، ج:۲، ص:۱۷)

ترجمہ:...”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیثِ معراج میں مروی ہے کہ: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچے، پس اُتر کر سواری کو چٹان سے باندھ دیا، پھر اندر داخل ہوئے اور فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی، انہوں نے پوچھا کہ: اے جبریل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ: یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔“

۱۲:...”عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فِیْ شَمَائِلِهٖ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَبَیْنَ كَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ.“ (شمائل ترمذی ص:۳)

ترجمہ:...”حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین ہیں۔“

۱۳:...”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ حَدِیْثِ الشَّفَاعَةِ: فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُوْنَ: اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّنَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَنَا. فَیَقُوْلُ: اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاكُمْ، اِنِّی اتُّخِذْتُ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللهِ، وَلٰكِنْ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ مَتَاعًا فِیْ وِعَاءٍ قَدْ خُتِمَ عَلَیْهِ اَكَانَ یُوْصَلُ اِلٰی مَا فِی الْوِعَاءِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: لَا! فَیَقُوْلُ: فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ.“

(مسند ابوداؤد طیالسی ص:۳۵۴)

ترجمہ:...”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیثِ شفاعت میں مروی ہے کہ (حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام کے بعد) لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ یہ عذر کریں گے کہ: مجھے اور میری والدہ کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا، اس لئے میں اس کا اہل نہیں۔ پھر فرمائیں گے کہ اچھا یہ بتاؤ کہ اگر کچھ سامان کسی ایسے برتن میں ہو جسے سربمہر کردیا گیا ہو، جب تک مہر کو نہ توڑا جائے کیا اس برتن کے اندر کی چیز تک رسائی ممکن ہے؟ حاضرین اس کا جواب نفی میں دیں گے، تو آپ فرمائیں گے کہ: پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج یہاں موجود ہیں، ان کی خدمت میں جاؤ!“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس تشبیہ سے مقصد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، لہٰذا جب تک نبیوں کی مہر کو نہ کھولا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کا آغاز نہ فرمائیں تب تک انبیاء علیہم السلام کی شفاعت کا دروازہ نہیں کھل سکتا، اور نہ کسی نبی کی شفاعت کا حصول ممکن ہے، لہٰذا تم لوگ سب سے پہلے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پہلے ”نبیوں کی مہر“ کو کھلوا، آپ سے شفاعت کا آغاز کراؤ، تب کسی اور نبی کی شفاعت ممکن ہے، واللہ اعلم!

۱۴:...”عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.... قَالَ: اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ.“ (ابن ماجہ ص:۲۹۷)

ترجمہ:...”حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔“

۱۵:...حضرت ابوقتیلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: ”لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ.“ (مجمع الزوائد ج:۳، ص:۲۷۳، کنز العمال، ج:۱۵، ص:۹۴۷، حدیث:۴۳۶۳۸)

ترجمہ:...”میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں۔“

۱۶:...امام بیہقی رحمہ اللہ نے کتاب الرؤیا میں حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ کی حدیث

روایت کی ہے کہ:

"قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِیْ۔" (ختمِ نبوت کامل ص:۲۷۲)

ترجمہ:... "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی اُمت نہیں۔"

۱۷:... طبرانی و بیہقی نے ابن زمیل رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے، جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب کی تعبیر ارشاد فرمائی، اس کا آخری حصہ یہ ہے:

"وَاَمَّا النَّاقَۃُ فَھِیَ السَّاعَۃُ عَلَیْنَا تَقُوْمُ، لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِیْ۔"

(خصائص کبریٰ سیوطیؒ، ج:۲، ص:۱۷۸)

ترجمہ:... "لیکن اُونٹنی (جس کو تم نے مجھے اُٹھاتے ہوئے دیکھا) پس وہ قیامت ہے، وہ ہم پر قائم ہوگی، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی اُمت نہیں۔"

(جاری ہے)

خواتین تحفظ ختم نبوت کورس

کراچی (اُم نسیبہ) ایمان کی تکمیل ہونے کے لئے لازم ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبوت کی مہر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اس عقیدے کے تحفظ کے لئے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں جھوٹے مدعیان نبوت کا استیصال کر کے امت مسلمہ کو کام کرنے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ خود آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے: "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔" اسلام کو یہ فضیلت بخشی گئی کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری رب تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی اور امت محمدیہ کو اعزاز بخشا کہ وہ اس دین کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دیں اور اس راستے پر جب بھی جب کوئی فتنہ سر ابھارے تو اس کے فوری قلع قمع کی پوری کوشش کریں۔

قادیانیت موجودہ دور کا خطرناک فتنہ ہے اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اللہ رب العزت نے ہر دور میں اپنے پیارے بندوں کو چنا جنہوں نے فتنہ قادیانیت کو نہ صرف ناکوں چنے چبوائے بلکہ اللہ کی مدد و نصرت کے ساتھ ان کی ہر سازش و مکر کو ناکام کرتے رہے۔ جس کے باعث قادیانی بیخ پا ہوتے رہے اور طرح طرح کے حربے آزماتے رہے۔ یہاں تک کہ یہود کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی عورتوں کو بھی اس گھناؤنی سازش میں شامل کرنے لگے تاکہ وہ سادہ لوح مسلمانوں کو طرح طرح کے حربے استعمال کر کے ورغلائیں اور اپنی اس سازش میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی رہے۔

انہیں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ چند سالوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معتزز ذمہ داران نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور مسلمان بہنوں بیٹیوں میں ختم نبوت سے آگہی کی مہم چلانے کی ترتیب بنائی اور 2018ء میں پہلی بار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار علماء کرام کی زیرنگرانی مدرسہ عائشہ تعلیم القرآن شاہ فیصل کالونی میں خواتین کے لئے بیس روزہ تحفظ ختم نبوت ٹیچر ٹریننگ کورس تشکیل دیا گیا، مجلس میں جید علماء کرام نے خود آکر خواتین کو یہ کورس کروایا۔ اس کورس میں مختلف علاقوں سے آئی ہوئی ستائیس خواتین بشمول مدرسے کی معلمات و طالبات نے کورس کو تکمیل تک پہنچایا۔ بعدازاں یہ معلمات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرنگرانی کراچی میں موجود بنات کے کئی مدارس میں جا کر ایک روزہ اور تین روزہ کورسز کرواتی رہیں۔ 2019ء میں انہیں تیار معلمات نے مزید پچیس سے تیس طالبات کو عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت سے متعلق تفصیلی آگاہی دی اور کراچی کے مختلف علاقوں سے آکر خواتین نے یہ کورس کیا۔ 2020ء میں کچھ وجوہات کی بناپر یہ کورس نہ ہوسکا اور اس سال (29 مارچ تا 7 اپریل 2021ء) دس روزہ کورس بحمداللہ چالیس سے زائد خواتین نے کیا۔ معلمات نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت، دورِ صحابہ سے آج تک ختم نبوت کا کام، فتنۂ قادیانیت، حیات عیسیٰ علیہ السلام و نزول امام مہدی علیہ الرضوان، قیامت کی نشانیاں، تحریکات ختم نبوت، قادیانیت نے اسلام اور امت مسلمہ کو کیا کیا نقصانات پہنچائے، تحفظ ختم نبوت اور خواتین کا کردار جیسے کئی موضوعات کو مفصل انداز میں سمجھایا۔ طالبات کی رائے کے مطابق یہ کورس ان کے لئے نہایت نفع بخش ثابت رہا اور اس عہد کے ساتھ یہ دس روزہ کورس اختتام پذیر ہوا کہ کورس میں بیٹھنے والی طالبات اپنے گھروں، خاندانوں، محلے پڑوس اور عزیز و اقارب میں یہ پیغام اور آگاہی ضرور پہنچائیں گی۔

رب کریم سے دعا ہے کہ یہ کورس خواتین میں تحفظ ختم نبوت کا پختہ شعور اجاگر کرنے کا سبب و ذریعہ بنے اور مجلس کے ذمہ داران کا سایہ ہم پر سلامت رہے ان کے علم و عمل میں مزید برکتیں اور کردار کو مزید تابندگیاں عطا ہوں تاکہ یہ دیپ جلتے رہیں اور ایسی محفلیں سجتی رہیں۔ ☆☆☆

آیتِ "خاتم النبیین" میں علمی فوائد

مولانا فخر الاسلام المدنی

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔"
(سورۃ الاحزاب:۴۰)

یہ پہلی مکمل آیت ہے، جس میں راقم الحروف نے ثلاثیات کی صورت میں فوائد کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے، تاکہ ان کے یاد کرنے اور جمع کرنے میں سہولت وآسانی ہو۔

اس آیت کریمہ سے ثلاثیات پر مشتمل فوائد یکجا کرنے میں ہماری رہنمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام گرامی "محمد" سے ہوئی جو تین حروف پر مشتمل ہے (میم، حاء اور دال) اور ان میں حرف میم سب سے زیادہ قابلِ عظمت ہے، چونکہ وہ اسی اسم گرامی میں تین دفعہ مکرر واقع ہوا ہے، یہی حرف میم "خَاتَم" میں بھی ہے، بلکہ اس کے اختتام پر ہے، نیز لفظِ جلالہ میں حرف لام بھی مکرر آیا ہے اور یہ لام لفظِ "مُحَمَّد" میں مکرر حرف میم کی مانند ہے، اور دونوں حروف میں حروفِ ہجاء کی ترتیب (ل،م،ن) کلمۂ توحید: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی ترتیب کے مطابق ہے، اور حروفِ مقطعات کی ترتیب بھی اسی کے موافق ہے: "الٓمٓ، الٓمٓصٓ، الٓمٓرٰ" ان میں حرفِ لام میم پر مقدم ہے۔

نیز اس آیت کا موضوع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر ہے، لہٰذا اس آیت کی ابتدا وانتہاء دونوں حرفِ میم پر ہوتے ہیں: "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ... اِلٰى قوله... وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔"

اگر ہم اس آیت کا مرکزی مضمون ایک جملہ میں ادا کریں تو وہ "مُحَمَّدٌ هُوَ الْخَاتَمُ" ہوگا، اب اس جملہ کی ابتداء وانتہاء دونوں حرفِ میم پر ہے۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اِنَّهٗ يَخْرُجُ فِي الْاُمَّةِ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَدَّعُوْنَ النُّبُوَّةَ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔"---- "یعنی میری امت میں تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت کا خروج ہوگا، حالانکہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔" اسی مناسبت سے اس آیت میں ۳۰ فوائد ثلاثیہ تک رسائی حاصل ہوئی ہے، لہٰذا یہ تیس فوائد اُن تیس کذابین کے حق میں شہاب ثاقب کی مانند ہوں گے، جن سے ان کو مار بھگایا جائے گا، ان شاء اللہ!

اب آپ کی خدمت میں اُن فوائد کو پیش کیا جارہا ہے:

☆ **تین حروف:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی تین حروف پر مشتمل ہے: حرف میم، حاء اور دال اور میم ان میں سب سے بابرکت ہے، چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک میں تین دفعہ آیا ہے۔

☆ اس آیت مبارکہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر تین بار ہوا ہے، دو مرتبہ لفظ جلالہ کے ساتھ اور ایک بار وصف کے ساتھ: ۱:- وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۲:- وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ۳:- عَلِيْمًا۔

☆ اسی طرح رسول کا ذکر بھی تین بار ہوا ہے، ایک بار نام گرامی کے ساتھ "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ"، دو مرتبہ وصف کے ساتھ "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔"

☆ **تین آیات:** سیاقِ آیت میں ۳ احکامات کا بیان ہے، ان معاملات سے متعلق جن کا تعلق حضور علیہ السلام کی ذاتِ اطہر سے ہے، وہ احکام تین سلبی جملوں کی صورت میں وارد ہوئے، البتہ سب کا اسلوب ایک ہے، یعنی ابتدا "مَا كَانَ" سے ہے ۱:- پہلے کا تعلق نبی اور مؤمنین سے ہے: "وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا" ۲:- دوسرے کا تعلق نبی اور اس کے رب سے ہے: "مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ۔"، ۳:- تیسرے کا تعلق تینوں سے ہے، یعنی اللہ تعالیٰ، نبی اور عام لوگ: "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ

خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔"

☆ ذکر کردہ پہلی آیت میں حضرت زینب-رضی اللہ عنہا-کو قائل کرنے کا بیان ہے (چونکہ آپ نزولِ آیت سے قبل حضرت زید سے نکاح پر راضی نہ تھیں)، دوسری آیت میں حضور علیہ السلام کے قائل کرنے کا بیان ہے (چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ جاہلیت کی رسمِ بد کا قلع قمع کرنے کے لیے متبنّٰی بیٹے کی زوجہ سے نکاح کا حکم دیا)، تیسری آیت میں عام مؤمنین کے قائل کرنے کا بیان ہے۔

☆ **تین جملے:** اس آیت میں رسول کے اوصاف سے متعلق تین جملے ہیں، جن میں سے ایک سلبی اور دو ایجابی ہیں: ۱:- مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ۲:- وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ۳:- وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔

☆ **تین تعلق:** ۱:- "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ" یہ آیت کا جز، رسول اور مرسل الیہم سے متعلق ہے۔ ۲:- "لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ" یہ رسول و مرسِل (بکسر السین، یعنی اللہ) سے متعلق ہے۔ ۳:- "وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" یہ رسول و مرسل معہ (یعنی انبیاء کرام) سے متعلق ہے، لہٰذا آیت میں رسول کا مرسل الیہم، مرسِل اور مرسل معہ تینوں سے تعلق ہے۔

☆ **تین دعوے:** آیت میں تین دعووں کا ذکر ہے، جن میں سے ایک کی تائید اور دو کی تردید ہے: النبی، المتنبی، المتبنّٰی: ۱:- النبی: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نبوت کا سچا مدعی ہے، اس کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی ہے: "لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ" ۲:- المتنبی: وہ غیر نبی جو نبوت کا دعویٰ کرے، اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید فرمادی: "وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" ۳:- المتبنّٰی: لے پالک کو حقیقی بیٹا تصور کرنا، اس کی بھی تردید فرمادی: "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ"

☆ منہ بولے بیٹے کے موضوع پر تین آیتیں سورت میں مذکور ہیں: ۱:- "وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ" ۲:- "اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ" ۳:- اور تیسری آیت یہی آیت ہے۔

☆ ابتداء سورت میں آیت نمبر:۴ میں تین احکامات کا ذکر ہے، جن میں منہ بولے بیٹے سے متعلق حکم بھی موجود ہے: "مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ"

☆ **کلمہ کان:** یہ آیت میں تین بار مذکور ہے، دو مرتبہ لفظاً اور ایک مرتبہ تقدیراً: ۱:- مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ۲:- وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ: رسول کے نصب کے ساتھ، چونکہ یہ "كَانَ" مقدرہ کا اسم ہے، ۳:- وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔

☆ آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ "كَانَ" کی بھی تین قسمیں ہیں: ۱:- تامہ، ۲:- ناقصہ، ۳:- زائدہ۔

☆ **تین وجوہات:** "وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" فرمایا، یوں نہیں فرمایا: "لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ الرُّسُلِ" جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: "وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ" (سورۃ آل عمران:۱۴۴)، اس کی بظاہر تین وجوہات ہیں: ۱:- عام کی نفی کو خاص کی نفی مستلزم ہے، اس کا برعکس ضروری نہیں، چونکہ نبوت عام ہے، لہٰذا ختم نبوت کو ختم رسالت مستلزم ہے، برعکس ضروری نہیں۔ ۲:- حضور علیہ السلام کی نبوت کی صراحت فرمادی، جبکہ اس کی طرف اشارہ رسول اللہ سے ہوگیا تھا، کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے۔ ۳:- اس میں اشارہ ہوگیا ہے کہ رسولوں کی تعداد انبیاء سے کم ہے، البتہ وہ انبیاء سے رتبہ میں افضل ہیں، اسی لئے رسول کو مفرد اور نبی کو بصیغۂ جمع لائے۔

☆ **تین اقوال:** "وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ" کلمہ "لٰكِنْ" میں تین اقوال ہیں: ۱:- امام اخفشؒ اور فراءؒ کہتے ہیں کہ تقدیری عبارت یوں ہے: "ولکن کان رسول اللّٰہ" (بنصب رسول)۔ ۲:- اور ان دونوں نے رفع کے ساتھ بھی جائز قرار دیا ہے۔ ۳:- ایک جماعت نے اسے لٰکنّ (تشدید کے ساتھ) پڑھا ہے، پھر اس صورت میں "رسول اللّٰہ" لٰکنّ کا اسم ہے اور خبر اس کی محذوف ہے۔ (تفسیر القرطبی، ج:۴، ص:۱۹۶)

☆ **تین اجزاء:** قیاس کے تین اجزاء ہیں: صغریٰ، کبریٰ اور نتیجہ۔ زید مرد ہے، پیغمبر کسی مرد کا باپ نہیں، لہٰذا پیغمبر زید کا باپ نہیں۔ یہاں صرف ایک مقدمہ کا ذکر ہوا: "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ" یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے باپ نہیں۔

☆ **تین مناسبات:** "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ" اور "خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" دونوں جملوں کی آپس میں ۳ طرح کی مناسبتیں واضح ہیں: ۱:- اس میں اشارہ ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے والد نہیں، چونکہ وہ خاتم النبیین ہیں، اگر وہ کسی مرد کے والد ہوتے تو وہ کبھی والد کے حق کا مطالبہ کرتا، جن میں سے ایک

منصب نبوت بھی ہے، سو یہ اللہ جل شانہ کی تدبیر خاص تھی، اسی مضمون پر اس آیت کا اختتامی جزء دلالت کرتا ہے: ''وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ''۔۲:-وراثت عموماً دو چیزوں میں جاری ہوتی ہے، مال اور منصب میں، اس آیتِ کریمہ میں دونوں کی بالکلیہ نفی کر دی۔۳:-دونوں دعوے (مُتبنّٰی، مُتبنّٰی) بلا دلیل ہیں، اسی لیے ان کو متصل ذکر فرمایا۔

☆ **تین فرق:** ''رَسُوْلُ اللّٰهِ'': رسول و نبی کے مابین فرق میں مشہور تین قول ہیں: ۱:-دونوں میں تساوی کی نسبت ہے۔۲:-رسول وہ ہے جو کفار کی طرف بھیجا گیا ہو اور نبی وہ ہے جو مسلمانوں کی طرف مبعوث ہو۔۳:-راجح قول کے مطابق دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

☆ رسول کی لغوی تعریف میں تین اقوال ہیں:

۱:- رسول ارسال سے مشتق ہے، جس کا مطلب متوجہ کرنا، بھیجنا ہے۔

۲:- رسول کا مطلب ذو رسول یعنی رسالت والا۔

۳:-جن احکامات کے ساتھ اللہ نے اس کو بھیجا ہے، اس پر عمل کرنے والا۔ (متاع لاخبار)

☆ ''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ'': کلمہ ''رَسُوْلُ اللّٰهِ'' اسی سورت میں تین مرتبہ لفظ جلالہ کے ساتھ متصل واقع ہوا ہے: ''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ'(آیت نمبر:۲۱) ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ''(آیت نمبر:۴۰)''وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ''(آیت نمبر:۵۳)

☆ کلمہ ''رسول'' اس سورت میں ۱۲ دفعہ آیا ہے، اور یہ تین کا حاصلِ ضرب ہے بایں طور کہ تین کو چار سے ضرب دیا جائے۔

☆ کلمہ ''رسول'' اس سورت میں تین طرح سے آیا ہے: ۱:-اسم ظاہر کی طرف اضافت کے ساتھ: ''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ''۲:-اسم ضمیر کی طرف مضاف ہونے کے ساتھ: ''وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ''۳:-معرف باللام ''يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا''

☆ کلمہ ''رسول'' اطاعت اللہ اور اطاعت رسول کے حکم کے ساتھ تین مرتبہ سورت میں آیا ہے:

۱:-''وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔''(آیت:۳۳)

۲:-''يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔''(آیت:۶۶)

۳:-''وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔''(آیت:۷۱)

☆ کلمہ ''نبی'' اس سورت میں ۱۵ دفعہ آیا ہے، اور تین کو پانچ میں ضرب دینے کا حاصلِ ضرب ۱۵ بنتا ہے۔

☆ **تین حکمتیں:** ''مِنْ رِّجَالِكُمْ'' ''مِنْ رِّجَالٍ'' پر صراحت فرمائی، اس کی جگہ ''مِنْكُمْ'' نہیں فرمایا، بظاہر اس میں تین حکمتیں اور فوائد ہیں، واللہ اعلم۔ ۱:-عموماً قرآن مجید میں مذکر کے صیغہ میں تبعاً وضمناً عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں، تو ''مِنْكُمْ'' سے بچیوں کے والد ہونے کی بھی نفی متصور ہو رہی تھی، حالانکہ آنحضرت-صلی اللہ علیہ وسلم- بچیوں کے والد تھے۔۲:-اُبوّت کی نفی تمام افراد سے کی، تاکہ حضرت زید بن ثابت کی دلجوئی ہو جائے کہ اس میں اُبوّت کی نفی صرف ان سے نہیں، بلکہ ہر ہر فرد سے ہے (عموم سلب ہے) چونکہ قاعدہ ہے: ''اِنَّ الْبَلِيَّةَ اِذَا عَمَّتْ خَفَّتْ''(جب مصیبت وآزمائش عام ہو جائے تو وہ ہلکی معلوم ہوتی ہے)۔۳:-اس میں حضور علیہ السلام کے مرتبہ وفضیلت کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے، رجال رجال میں فرق ہوتا ہے۔

☆ **تین مستثنیات:** ''مِنْ رِّجَالِكُمْ'' کے تین مستثنیات ہیں: ۱:-بنات النبی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں)، چونکہ وہ مرد نہیں، بلکہ عورتیں ہیں۔۲:-حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد صغار، چونکہ وہ حدِ بلوغ کو نہیں پہنچے تھے۔۳:-اولاد غیر حقیقی، چونکہ آنحضرت-صلی اللہ علیہ وسلم-پوری امت کے لئے روحانی والد ہیں۔

☆ **تین قرائتیں:** ''وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ'': کلمہ ''خَاتَم'' میں تین اقوال ہیں: ۱:-صرف امام عاصمؒ نے اس میں تاء کے فتح کی قرأت کو نقل کیا ہے، بایں معنی کہ آنحضرت-صلی اللہ علیہ وسلم- کے ذریعہ سلسلہ بعثتِ انبیاء پر مہر لگا دی گئی ہے۔۲:-جمہور مفسرین نے اسے تاء کے کسرے کے ساتھ پڑھا ہے، سو معنی یہ ہوگا کہ آپ حضرات انبیاء کی ترتیب زمانی میں سب سے اخیر میں تشریف لائے۔۳:-اور بعض نے کہا کہ ''خَاتَم'' اور ''خَاتِم'' دونوں طرح کی لغتیں ہیں۔(تفسیر القرطبی، ج:۱۴، ص:۱۹۶)

☆ **تین ذمہ داریاں:** ''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ'' رسالت ونبوت کے وصف سے سرفراز ہستیوں کی تین ذمہ داریاں (مقاصد بعثت) ہیں: ۱:-يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ،

۲:-وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ الْحِكْمَةَ،
۳:-وَيُزَكِّيهِم، (قرأتِ آیات، تعلیم کتاب، تزکیۂ نفس)۔

☆ **تین اعراب:** ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ'' اس جزء آیت میں تینوں کلمات پر نحوی ترتیب کے مطابق تینوں اعراب واقع ہوئے ہیں: ۱:- پہلا کلمہ: مرفوع (مُحَمَّد)، ۲:- دوسرا کلمہ: منصوب ہے (اَبَا: یہ اسماء ستہ میں سے ہے، حالتِ نصبی میں اس کا اعراب حرفِ الف کے ساتھ ہوتا ہے)، ۳:- تیسرا کلمہ: مجرور ہے (اَحَد)، نیز اعراب کے لحاظ سے آیت میں ایک اور ثلاثی بھی ہے، وہ یہ کہ لفظ ''مُحَمَّد'' مرفوع ہے، جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے، اور لفظِ ''رَسُوْل'' منصوب ہے، اور لفظِ ''نَبِی'' حالتِ جر میں واقع ہے۔ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب ہیں۔

☆ **تین شہادتیں:** قرآن مجید میں حضور علیہ السلام کا نام گرامی بہت کم مواقع پر استعمال ہوا ہے، بیشتر مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کی رعایت کرتے ہوئے آپ کو لقب اور صفت سے مخاطب کیا گیا ہے، مثلاً: نبی، رسول، مزمل، مدثر وغیرہ، سوائے تین مقامات کے چونکہ وہ شہادت کے اہم مقامات ہیں، لہٰذا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام گرامی کی تصریح فرمادی:
۱:- اثباتِ رسالت سے متعلق شہادت: ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔۔۔ الخ'' (سورۃ الفتح:۲۹)،
۲:- حقانیتِ قرآن سے متعلق گواہی: ''وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۔۔۔ الخ'' (سورۃ القتال:۲)، ۳:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے تشریف لانے، اور آپ پر اس سلسلۂ بعثت کے اختتام کی شہادت: ''وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ'' (آل عمران:۱۴۴)، ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔'' (سورۃ الاحزاب:۴۰)

☆ **تین عشرات:** یعنی تین کے عدد کی تیس کے ساتھ لفظی ومعنوی دونوں طرح کی مناسبتیں ہیں: چونکہ تیس کا عدد دس کے عدد کو تین بار جمع کرنے سے بنا ہے، نیز ان ثلاثیات سے حدیث میں وارد تیس مدعیانِ نبوت کی نفی ہوجائے گی، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ: ''میری امت میں تیس ایسے جھوٹوں کا خروج ہوگا جن میں سے ہر ایک اپنے نبی ہونے کا مدعی ہوگا، حالانکہ میں انبیاء کرام کے سلسلوں کو ختم کرنے والا ہوں، اور میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا''
(سنن ابی داؤد، ج:۴، ص:۱۵۴)

☆ **تین لوگ:** اس سورت کا اختتام لوگوں کی تین اقسام کو بیان کرتے ہوئے ہوا ہے، ''لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ''
(سورۃ الاحزاب:۷۳)
۱:- **منافقین:** جو حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے منکر تھے۔ ۲:- **مشرکین:** جو حضور علیہ السلام پر سرے سے ہی ایمان نہ لاتے تھے۔ ۳:- **اہلِ ایمان:** جو آنحضرت -صلی اللہ علیہ وسلم- کی رسالت کا اقرار کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔

☆ **تین طریقے:** ''وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا'' کلمۂ ''عَلِيْم'' نصب کے ساتھ مذکورہ سورت میں تین طریقہ سے آیا ہے: ۱:- صفتِ حکمت کے ساتھ مقرون ہوکر، جیسے: ''اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا'' (آیت:۱) ۲:- صفتِ حلم کے ساتھ ملا ہوا، جیسے: ''وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا'' (آیت:۵۱) ۳:- منفرد ذکر ہوا الگ سے، جیسے: ''وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا'' (آیت:۴۰) مذکورہ آیت میں۔

☆ **تین دلیلیں:** حضور علیہ السلام کا خاتم النبیین ہونا تین ادلہ شرعیہ سے ثابت ہے، یعنی قرآن، سنت اور اجماعِ امت سے۔

☆ **تین جہتیں:** لفظ ''خَاتَم'' سے ہم کلام کے اختتام کی طرف جارہے ہیں، اور اختتام حضور -علیہ السلام- کی ذاتِ عالی پر ''صلاۃ'' کے ساتھ ہوگا، جس کی تین جہتیں ہیں: ''اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔'' (سورۃ الاحزاب:۵۶) ۱:- اللہ کی طرف نسبت ہو تو رحمت، ۲:- فرشتوں کی طرف ہو تو استغفار، ۳:- اور لوگوں کی طرف ہو تو درود وسلام مراد ہوتا ہے۔

☆ **تین حدیثیں:** اور آخر میں ختمِ نبوت سے متعلق دسیوں احادیث میں سے موضوع کی مناسبت سے صرف تین حدیثیں ملاحظہ فرمائیں:
۱:- ''وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ- عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ- قَالَ: مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا، وَتَرَكَ فِيْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ لَمْ

(باقی صفحہ 27 پر)

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی

سیرتِ پاک کے چند روشن ابواب

قسط:17

حافظ محمود راجا، سجاول

حضرت معاذؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ وصیت فرمائیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ اس کو دیکھ رہا ہے، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، اور اگر تم کہو تو میں وہ چیز بتاؤں جس سے ان چیزوں پر سب سے زیادہ قدرت حاصل ہوجائے، اور یہ فرما کر اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا(احیاء)

ایک صحابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے بارے میں ایسی چیز بتا دیجئے کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے پوچھنا نہ پڑے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ جل شانہٗ پر ایمان لاؤ، اور اس پر استقامت رکھو، انہوں نے عرض کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں کس چیز سے بچوں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان سے۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص دو چیزوں کا ذمہ لے لے، میں اس کے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں، ایک زبان دوسری شرمگاہ، ایک حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا، کہ جو چیزیں جنت میں داخل کرنے والی ہیں ان میں سب سے اہم کیا چیز ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا خوف اور اچھی عادتیں، پھر عرض کیا گیا کہ جہنم میں جو چیزیں داخل کرنے والی ہیں ان میں اہم چیز کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منہ اور شرمگاہ۔(فضائل صدقات حضرت مولانا محمد زکریاؒ سہارنپوری)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ جل شانہٗ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مہمانوں کا اکرام کرے، مہمان کا جائزہ ایک دن رات ہے اور مہمانی تین دن رات ہے، اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ اتنا طویل قیام کرے، جس سے میزبان مشقت میں پڑجائے۔(مشکوٰۃ)

حضرت عقبہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص مہمانی نہ کرے اس میں کوئی خیر نہیں، حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مہمان کی ضیافت کا حکم فرمایا کرتے تھے۔(مجمع الزوائد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ مسلمان کے علاوہ کسی کے ساتھ مصاحبت اور ہم نشینی نہ رکھ اور تیرا کھانا غیر متقی نہ کھائے۔(مشکوٰۃ)

ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی میرے مال میں سے میری اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں کو اس کا ثواب ہوگا، انہوں نے عرض کیا کہ میں اس کو منع کردیتا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے تیرے بخل کا بدلہ ملے گا، اس کو اس کے احسان کا اجر ہوگا۔(کنز)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی کسی مصیبت کو زائل کرتا ہے، اللہ جل شانہٗ اس سے قیامت کی مصیبت کو زائل کرتا ہے، اور جو شخص کسی مشکل میں پھنسے ہوئے کو سہولت پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی سہولت عطا فرماتا ہے، جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ جل شانہٗ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرماتا ہے۔(مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ رحم کرنے والے آدمیوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے، تم ان لوگوں پر رحم کرو جو دنیا میں ہیں، تم پر وہ رحم کریں گے جو آسمان میں ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو، اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو اور بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا جاتا ہو۔(مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں ہے کہ جو کسی مصیبت زدہ آدمی کی مدد کرتا ہے اس کے لئے تہتر درجے مغفرت کے لکھے جاتے ہیں، جن میں سے ایک درجہ سے تو اس کی درستگی ہوتی ہے، (یعنی لغزشوں کا بدلہ ہوجاتا ہے) باقی بہتر درجے رفع درجات کا

سبب ہوتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے: مخلوق ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ آدمیوں میں سب زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت حسنؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا کہ جب لوگ علوم کو ظاہر کرنے لگیں اور عمل کو ضائع کردیں اور زبانوں سے محبت ظاہر کریں اور دلوں میں بغض رکھیں اور قطع رحمی کرنے لگیں، تو اللہ جل شانہٗ اس وقت ان کو اپنی رحمت سے دور کردیتے ہیں اور اندھا بہرا کردیتے ہیں۔ (درمنثور)

ایک حدیث میں ہے کہ جنت کی خوشبو اتنی دور تک جاتی ہے کہ وہ فاصلہ پانچ سو برس میں طے ہو، والدین کی نافرمانی کرنے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ (احیاء)

حضرت عبداللہ بن اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ ہم عرفہ کی شام میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حلقہ کے طور پر چاروں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجمع میں کوئی شخص قطع رحمی کرنے والا ہو تو وہ اٹھ جائے، ہمارے پاس نہ بیٹھے۔ سارے مجمع میں سے صرف ایک صاحب اٹھے جو کہ دور بیٹھے ہوئے تھے اور پھر تھوڑی دیر میں واپس آکر بیٹھ گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ میرے کہنے پر مجمع سے صرف تم اٹھے تھے اور پھر آکر بیٹھ گئے، یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر میں اپنی خالہ کے پاس گیا تھا، اس نے مجھ سے قطع تعلق کر رکھا تھا، میرے جانے پر خالہ نے کہا کہ تو کیسے خلاف عادت آگیا؟ میں نے خالہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک سنایا اس نے میرے لئے دعائے مغفرت کی، میں نے اس کے لئے دعائے مغفرت کی (اور آپس میں صلح کرکے میں واپس آگیا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا، بیٹھ جاؤ، اس قوم پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی، جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو۔

(فضائل صدقات، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے ان کے ساتھ ایک بڑے میاں بھی تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ میرے والد ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے آگے نہ چلنا، ان سے پہلے نہ بیٹھنا، ان کا نام لے کر نہ پکارنا اور ان کو برا نہ کہنا، حضرت عائشہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جس نے باپ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھا وہ فرمانبردار نہیں ہے۔ (فضائل صدقات)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کا اپنے وقت پر پڑھنا، میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون سا عمل ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد، ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہے کہ اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (درمنثور)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کا، میں نے پھر پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں کا۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم لوگوں کی عورتوں کے ساتھ عفیف رہو، تمہاری عورتیں بھی عفیف رہیں گی، تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرے گی۔ (درمنثور)

(جاری ہے)

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

خطبہ جمعہ جامع مسجد قدیم حافظ آباد: عرصہ دراز سے معمول چلا آرہا ہے کہ راقم الحروف چناب نگر کورس کے دوران ایک جمعہ جامع مسجد قدیم میں حاضری دیتا ہے۔ جامع مسجد قدیم حافظ آباد میں اہل حق کا قدیمی مرکز ہے۔ یہاں نصف صدی سے زائد مولانا محمد الطاف اعوان گرجتے اور برستے رہے۔ موصوف ۱۹۶۱ء میں حافظ آباد میں تشریف لائے اور پہلے سے مرکز حقہ جامعہ اشرفیہ کو آباد کیا، اس مرکز کے بانی حافظ بشیر احمد شیروانیؒ تھے۔ جب مولانا محمد الطاف تشریف لائے تو ان کی مساعی جمیلہ سے مدرسہ اشرفیہ ونیکے روڈ جامعہ کی شکل اختیار کرگیا۔ کریما نام حق سے مشکوٰۃ شریف یعنی اولیٰ سے موقوف علیہ تک تعلیم ہونے لگی۔

موصوف جرأت مند اور بہادر عالم دین تھے۔ حافظ آباد گوجرانوالہ کی تحصیل تھی اور گوجرانوالہ میں اہل حق کی آواز امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ، شیخ التفسیر حضرت صوفی عبدالحمید سواتیؒ تھے۔ ان کی قیادت میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت، ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ، ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں موثر کردار ادا کیا۔ موصوف جہاں مجاہد تحریک ختم نبوت تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگوں سے نیازمندانہ مراسم تھے، وہاں سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام کے ضلعی اور صوبائی راہنما تھے۔ جمعیت کی سرکردگی میں بحالی جمہوریت کی تحریکوں میں بھی بھرپور کردار کیا۔ جیل کی سلاخیں ان کے راستہ کی رکاوٹ نہ بن سکیں۔ نصف صدی سے زائد وہ جامع مسجد قدیم میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔ تحریک ختم نبوت کے والا و شیدا تھا، انہوں نے اپنے مدرسہ کی دکانوں میں سے ایک دکان ختم نبوت کے دفتر کے لئے دی ہوئی تھی، جو آج بھی دفتر اور تحریک ختم نبوت کی ضلعی کنٹرول آفس کا کردار ادا کررہی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا حافظ عبدالوہاب جالندھریؒ ان کے دست و بازو تھے، مولانا محمد الطاف ۱۹۶۱ء سے ۲۰۱۱ء تک اس ادارہ کے سربراہ اور جامع مسجد قدیم کے خطیب رہے۔ ۲۲؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ان کی وفات ہوئی۔ ان کے جنازہ میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی، ان کے فرزند ارجمند اور جانشین علامہ احمد سعید اعوان مدظلہ کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور اپنے ادارہ میں محو استراحت ہیں۔

۲؍اپریل کے جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے جامع مسجد قدیم میں دیا۔ ناشکری ہوگی کہ اپنے مبلغ حافظ عبدالوہاب جالندھریؒ کا ذکر خیر نہ کیا جائے۔

حافظ عبدالوہابؒ: جالندھر سے مہاجر تھے۔ حافظ صاحب کا خاندان مسلکاً اہلحدیث اور سیاستاً احراری تھا۔ ان کے والدین امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے متعلق تھے، موصوف نے بھی یہ تعلق خوب نبھایا اور تادم زیست اور احرار بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے مبلغ کا تعلق برقرار رکھا۔ حضرت مولانا محمد الطافؒ کے تمام تحریکوں میں شانہ بشانہ رہے۔ انتظامیہ سے انہوں نے تمام تر گرج و چمک کے تعلقات میں فرق نہ آنے دیا۔ مجلس کے دفتر جو جامعہ کے دکانوں میں ایک دکان میں قائم تھا۔ ہر روز باقاعدگی سے دفتر کھولنا اس کی صفائی ستھرائی اور مہمانوں کی خدمت کو وظیفہ حیات کے طور پر اپنائے رکھا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے تربیت یافتہ ماسٹر رشید اختر حفظہ اللہ باقاعدگی سے دفتر کھولتے ہیں اور ضلعی سطح پر قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھتے ہیں۔ ماسٹر رشید اختر کی معیت و رفاقت میں حافظ عبدالوہابؒ کی قبر پر ۲؍اپریل ۲۰۲۱ء جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد فاتحہ پڑھی، جو ان کی وصیت کے مطابق ونیکے روڈ پر واقع قبرستان میں سڑک کراس کرکے دفتر کے سامنے بنائی گئی۔

مکہ مسجد کوٹ ادو میں خطبۂ جمعہ: شعبان المعظم میں ہر سال ایک جمعہ کا بیان کوٹ ادو میں ہوتا ہے۔ مکہ مسجد کے امام جناب عبدالستار مدظلہ رہے اور مسجد کی انتظامیہ کے صدر جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کے امیر بھی تھے۔ جناب عبدالرزاقؒ رواں سال کے آغاز میں ان کا انتقال ہوا، بہت ہی باہمت آدمی تھے، بلاخوف لومۃ لائم جماعتی کاموں میں جڑے ہوئے تھے، جبکہ کئی ایک اور دوست ایجنسیوں کے بار بار آنے اور ڈرانے دھمکانے سے جماعتی امور سے کنارہ کش ہوگئے۔ بھائی عبدالرزاق صدر

انتظامیہ فرزندی مولانا ابوبکر صدیقؒ کے جنازہ پر ۲۰ر دسمبر ۲۰۲۰ء کو شجاع آباد آئے اور جنازہ میں شرکت فرما کر راقم کی ڈھارس بندھوائی۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ مکہ مسجد اوراس کی تعمیر وتوسیع کے سلسلہ میں خدمات کو قبول فرمائیں اور مکہ مسجد کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ ۹ر اپریل کے جمعۃ المبارک کا بیان مکہ مسجد میں ہوا ان کا انتقال ۹ر جنوری ۲۰۲۱ء کو ہوا ان کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

بہاولپور: راقم ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک بہاولپور میں رہا۔ بعدازاں لاہور تبدیل کردیا گیا، لیکن بہاولپور کے ساتھ تعلق برقرار رہا ہے:

خطبۂ جمعہ: ۲ر رمضان المبارک کے جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے جامع مسجد ابوبکر صدیق ماڈل ٹاؤن سی بہاولپور میں دیا۔ جس کے متولی جناب شیخ حفیظ الرحمٰن مدظلہ ہیں، جو تبلیغی جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ نیز تمام دینی تحریکوں کے لئے دعاگو رہتے ہیں۔ ان سے ۱۹۸۰ء سے تعلق چلا آرہا ہے اور فریقین اپنا تعلق نبھاتے چلے آرہے ہیں۔ رمضان المبارک کا پہلا جمعہ مجلس کے ذمہ دار خطیب جمعہ ارشاد فرما کر مولانا حفیظ الرحمٰن مدظلہ مجلس کی مالی ضروریات کی طرف نمازیوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ حسب سابق امسال بھی انہوں نے رفقاء کو متوجہ کیا۔ اللہ پاک انہیں دنیا وآخرت میں بہترین جزائے خیر عطا فرمائیں۔

جامع مسجد اویسیہ کاموکی میں: ۵ر رمضان المبارک عصر کے بعد راقم کا بیان ہوا، جس کے لئے تقاضا واصرار حافظ نعیم قادری حفظہ اللہ کا تھا۔ حافظ نعیم ظاہری بینائی سے ۸۰ فیصد محروم ہیں، بایں ہمہ وہ اپنی معذوری کو آڑے نہیں آنے دیتے۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے شیدا و والا ہیں، ان کی دو ہی جماعتیں ہیں۔ جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہ مجلس کا کوئی عہدہ نہ رکھنے کے باوجود سب کچھ ہیں۔ ان کی اجازت کے بغیر ہمارے گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی سلمہ پر بھی نہیں مار سکتے۔

جامعہ اسلامیہ کاموکی میں قیام: عصر کے بیان سے فارغ ہوکر افطاری، تراویح اور ۶ر رمضان المبارک کی سحری جامعہ اسلامیہ میں کی۔ جامعہ کے بانی ملک عزیز کے نامور دینی اسکالر، عیسائیت ویہودیت کے عقائد وعزائم پر نظر رکھنے والے ماہنامہ مطالعہ مذاہب کے ایڈیٹر مولانا عبدالروف فاروقی مدظلہ ہیں، جو بیک وقت تقریر وتحریر دونوں کا ملکہ رکھتے ہیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی زندگی میں ان کی جمعیت کے مرکزی ناظم اعلیٰ (جنرل سیکریٹری) رہے ہیں۔ حضرت مولانا کی شہادت کے بعد ان کی جمعیت سے کھچے کھچے رہے ہیں۔ باوثوق ذرائع کے مطابق انہوں نے اپنے عہدہ سے ایک عرصہ سے استعفیٰ دے رکھا ہے۔ مولانا نے اپنے مدرسہ میں عیسائیت پر مکمل عبور رکھنے والے عظیم عالم دین حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ جنہوں نے انگریزوں کے زمانہ میں عیسائی پادریوں کو چاروں شانے چت کیا کے نام سے ہال اور لائبریری بھی قائم کررکھی ہے۔ لائبریری میں تو حاضری نہ ہوسکی، مولانا فاروقی مدظلہ کے فرزند ارجمند مولانا محمد اسامہ جو کاموکی کسی مسجد میں امام وخطیب ہیں، تراویح کے بعد کافی دیر موجود رہے۔ اللہ پاک مولانا فاروقی مدظلہ کی مساعی جمیلہ کو قبول ومنظور فرمائیں اور مدرسہ کی طرف خصوصی توجہ کی توفیق نصیب فرمائیں۔

مرکزی جامع مسجد کاموکی: مرکزی مسجد میں رمضان المبارک میں صبح کی نماز سے پہلے ہر سال درس ہوتا ہے۔ مرکزی جامع مسجد کے بانیوں میں سے مولانا حافظ عبدالشکورؒ تھے۔ جن کی قبر مبارک مسجد کے جنوبی کونے میں ہے۔ حافظ صاحب موصوف ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے مجاہدین میں سے تھے، بلکہ اسیران میں سے تھے۔ اس مسجد میں مولانا گل محمد توحیدی مدظلہ خطیب رہے۔ آج کل شکر گڑھ ضلع نارووال کی ایک بڑی مسجد میں خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل محمدیؒ بھی ایک عرصہ تک خطابت وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے، بلکہ ایک سال شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں دورۂ تفسیر بھی پڑھایا۔ آج کل خطابت کے فرائض مولانا عبدالواحد رسولنگری سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا محمد یاسر الطاف امام اور صبح کی نماز سے پہلے درس دیتے ہیں۔ امسال ۶ر رمضان المبارک صبح کی نماز سے پہلے درس دیا۔ ۶ تا ۹ر رمضان المبارک کو گوجرانوالہ کی مساجد میں مختلف نمازوں میں بیانات ہوئے۔

جامعہ عثمانیہ پونڈاں والا محلہ کی افطار پارٹی میں شرکت: ۸ر رمضان المبارک قبل از مغرب جامع عثمانیہ میں افطار پارٹی میں شرکت کی۔ یہ افطاری ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے مقامی راہنماؤں کے اعزاز میں منعقد ہوتی ہے۔ امسال راقم گزشتہ سالوں کی طرح افطاری میں شریک ہوا اور جمعیت ومجلس

کے مقامی راہنماؤں سے مختلف جماعتی امور پر مشاورت ہوئی۔

دفتر ختم نبوت میں افطاری: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مرکزی دفتر گھنٹہ والا میں ۹ رمضان المبارک کو افطاری کا اہتمام کیا گیا، جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی نے ملکی و بین الاقوامی مسائل پر روشنی ڈالی اور علماء کرام کو ان کے فرائض منصبی سے آگاہ کیا۔ راقم بھی اس پروگرام میں شریک رہا۔

جامع مسجد فاروقیہ میں خطبہ جمعہ: کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کا حصہ ہے۔ اگرچہ لاہور کے قریب واقع ہے۔ مولانا قاری غلام مصطفیٰ قادری مدظلہ جامع مسجد فاروقیہ کے امام وخطیب ہیں۔ موصوف حضرت لاہوریؒ کے خادم مولانا محمد صابرؒ کے فرزند نسبتی ہیں۔ بنین و بنات کا مدرسہ چلا رہے ہیں۔ بنین میں تو حفظ و ناظرہ کی کلاسیں ہیں، جبکہ بنات میں دورۂ حدیث تک تعلیم دی جاتی ہے۔ موصوف سے ۱۹۹۰ء سے تعلق چلا آ رہا ہے، مولانا ہر دینی تحریک میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ آپ کے ایک برادر نسبتی حافظ محمد قاسم مدظلہ جمعیت علماء اسلام ضلع شیخوپورہ کے ایک عرصہ تک امیر رہے۔ ۱۰ رمضان المبارک ۲۳ اپریل جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے اس مسجد میں دیا۔ اسی روز تحصیل فیروز والا شیخوپورہ کے ذمہ دار سیّد جنید بخاری سلمہ کی مساعی جمیلہ سے عصر کی نماز کے بعد فیصل مسجد جیا موسیٰ میں راقم کا بیان ہوا۔

جامعہ جامع مسجد محمدیہ جیا موسیٰ کے متولی جناب حافظ محمد ابوبکر مدظلہ ہیں۔ اہل حق کے قدر دانوں میں سے ہیں۔ خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ سے قریبی تعلق رہا ہے، مولانا ضیاء القاسمیؒ لاہور آتے جاتے ان کے ہاں ضرور تشریف لاتے۔ راقم کا بھی ۱۹۹۰ء سے ان کے ساتھ تعلق چلا آ رہا ہے۔ ان کے ایک بھائی مولانا قاری محمد سعیدؒ تھے، جو مدرسہ تجوید القرآن کے نام سے حفظ و ناظرہ کا مدرسہ چلا رہے تھے۔ چند سال قبل ان کا انتقال ہوا۔ ۱۰ رمضان المبارک ان کے فرزندانِ گرامی کی افطاری میں شرکت کی اور مغرب کی نماز کے بعد محمدیہ مسجد میں بیان کیا۔

نیز لاہور کی مساجد جامع مسجد صدیقیہ توحید پارک گلشن راوی، جامع مسجد خالد کیولری گراؤنڈ، جامع مسجد فیض مسلم ٹاؤن، جامع مکی مسجد گلشن پارک اقبال ٹاؤن میں مختلف نمازوں کے بعد بیانات ہوئے۔ ہر روز صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد عائشہ مرکز ختم نبوت میں بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ ۱۰ تا ۱۴ رمضان المبارک پانچ دن لاہور میں گزارے۔ ۱۵، ۱۶ رمضان المبارک دو روز فیصل آباد میں خانقاہ عبیدیہ میں حاضری کے رکھے تھے۔ فیصل آباد کے مبلغ مولانا عبدالرشید غازی کو معلوم ہوا تو انہوں نے محلّہ اسلام پورہ (دھوبی گھاٹ) کی جامع مسجد اور ٹیکنیکل ہائی اسکول سے ملحقہ مسجد میں درس کا اہتمام کرلیا تو ان مساجد میں بیانات ہوئے۔

حضرت المرشد کا ملفوظ: سیّدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کا ایک ملفوظ گرامی ہمارے پیر بھائی مولانا عطاء اللہ آف جتوئی مظفر گڑھ نے سنایا۔ فرمایا کہ میں ایک مرتبہ حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت والا نے نظام سفر معلوم فرمایا تو مولانا عطاء اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت والا سے اجازت کے بعد رائے ونڈ جاؤں گا چلہ کا ارادہ ہے تو اس پر حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک مرتبہ اپنے مرشد امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت انورؒ نے مجھ سے نظام الاوقات دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ حضرت والا سے فراغت کے بعد ایک شادی میں شرکت کرنا ہے تو اس پر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تصوف میں خیانت نہ ہوتی تو یہ بات نہ کہتا کہ خانقاہ میں آنے کا فائدہ تب ہوگا، جب گھر سے خانقاہ اور خانقاہ سے گھر درمیان میں کوئی اور کام نہ ہو۔“ راقم اگرچہ اس ملفوظ پر کبھی بھی عمل نہ کر سکا، کیونکہ جب بھی کوئی جماعتی پروگرام قرب و جوار میں ہوتا ہے تو حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری ہوجاتی ہے۔ یہ ملفوظ اس لئے لکھا شاید کسی اور سالک کو فائدہ ہو۔

حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم چند ماہ سے بستر علالت پر ہیں۔ دورۂ تفسیر کے دوران بھی بہت ہی مختصر وقت نکال لیتے رہے کمزوری کی وجہ سے اسباق دورۂ تفسیر والوں کو کما حقہ استفادہ کا موقع نہ مل سکا۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمارے حضرت کو صحت و عافیت سے سرفراز فرمائیں اور ان کے انفاس طیبہ سے وافر حصہ نصیب فرمائیں۔

ایک مرتبہ حضرت اقدس نے راقم کو بھی فرمایا کہ جب بھی امام الاولیاء حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلوی نور اللہ مرقدہ (جو راقم کے بھی پہلے شیخ ومرشد تھے) کی خدمت میں گیا اور حضرت ان دنوں جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور حضرات شجاع آباد حضرت بہلویؒ کی خانقاہ میں حاضری دیتے۔

فرمایا کہ: ”جب بھی حضرت بہلویؒ کی خدمت میں حاضری ہوتی تو پورا وقت حضرت کی خدمت میں گزارتا، کسی ساتھی سے چائے تک قبول نہ کرتا۔“ راقم دو روز ۱۵، ۱۶ر رمضان المبارک فیصل آباد میں رہا۔

شورکوٹ کینٹ میں خطبہ جمعہ: شورکوٹ کینٹ کے بہت ہی متحرک اور پیارے ساتھی ہومیو پیتھک ڈاکٹر محمد شفیق صدیقی ہیں۔ ہر سال اپنے شہر میں ختم نبوت کانفرنس بھی کراتے ہیں، جس میں خانقاہ شریف سراجیہ کی بھرپور نمائندگی کے ساتھ مجلس کے مبلغین شرکت فرماتے ہیں، یہ کانفرنس خالصتاً جماعتی پروگرام ہوتا ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے رمضان المبارک میں مجلس کے رفقاء کو دعوت دیتے ہیں۔ امسال رمضان المبارک کا دوسرا جمعہ خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفی مدظلہ نے مکی مسجد میں پڑھایا جبکہ تیسرا جمعہ راقم نے اللہ والی مسجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو صدمہ: مولانا کے والد گرامی حضرت مولانا عبدالرزاقؒ فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان ۱۹ر رمضان المبارک کو وفات پاگئے۔ ۲۰ر رمضان المبارک کو ان کے آبائی علاقہ مولوی والا میں صبح ساڑھے سات بجے ان کے جنازہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جنازہ سے فراغت کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہ کی قیادت میں کہروڑپکا حاضری ہوئی، جہاں مجلس کی مرکزی لائبریری کے انچارج مولانا محمد وسیم اسلم سلمہ کے والد گرامی جن کا چند روز قبل انتقال ہوا۔ مرحوم کے بھائیوں اور بیٹوں سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے دعائے صبر جمیل کی۔

جامعہ باب العلوم کہروڑپکا میں حاضری: مولانا دین پوری مدظلہ کی قیادت میں مولانا محمد وسیم اسلم کی معیت میں جامعہ باب العلوم میں حاضری ہوئی۔ جہاں چند روز قبل انتقال فرماجانے والے مدرسہ کے ناظم مولانا محمد اقبالؒ کی تعزیت کی اور حکیم العصر حضرت الاستاذ مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے مزار پُر انوار پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی، بعدازاں اساتذہ کرام جامعہ حضرت الاستاذ مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ، حضرت مولانا شیخ حبیب احمد مدظلہ سے دعائیں لیں۔

مدرسہ حفظ القرآن میں: مدرسہ حفظ القرآن بھی کہروڑپکا کا قدیمی مدرسہ ہے۔ حضرت مولانا قاری امیر الدینؒ پانی پتی نے بنیاد رکھی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰنؒ مہتمم بنائے گئے جن کا چند ماہ قبل انتقال ہوا۔ ان کے فرزندان گرامی مولانا مفتی محمد بن عبدالرحمٰن وغیرہ کے ہاں تعزیت کی اور مرحوم کی قبر پر فاتحہ پڑھی گویا کہروڑپکا کا سفر تعزیتوں کا ثابت ہوا۔

جمعۃ الوداع عارف والا: رمضان المبارک کا آخری جمعہ عربیہ فاروقیہ عارف والا میں کئی سال سے معمول چلا آرہا ہے۔ عربیہ فاروقیہ اہل حق کی عارف والا قدیمی درسگاہ اور مرکز ہے۔ ہمارے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ ایک عرصہ تک عربیہ فاروقیہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد مولانا عبدالوہابؒ خطیب و مہتمم مقرر ہوئے اب مولانا عبیدالرحمٰن خطیب ہیں۔ امسال حسب معمول رمضان المبارک کا آخری جمعہ عربیہ فاروقیہ میں ہوا۔

مولوی عبدالعلیم، مکتبہ کریمیہ

مرحوم استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ کے بھائی کے پوتے تھے۔ جامعہ خیر المدارس ملتان سے استاذ الحفاظ حضرت مولانا حافظ عبدالرحیمؒ سے حفظ کیا۔ ابتدائی چند سال اس وقت مہتمم جامعہ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم کے ساتھ تعلیم حاصل کی۔ دینی تعلیم کی تکمیل تو اگرچہ نہ کرسکے، لیکن خاصی کتابیں پڑھ لیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے تدریس و تعلیم کے ساتھ ساتھ مکتبہ صدیقیہ کے نام سے مکتبہ قائم کیا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت مفتی صاحبؒ کے فرزند ارجمند حافظ محمد بلالؒ نے مکتبہ مجیدیہ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ اسی ادارہ سے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کی تقاریر پر مشتمل ”خطبات حکیم الاسلام“ تقریباً بارہ جلدوں میں شائع کی۔ جس کے مرتب حضرت مولانا قاری محمد ادریس رحیمیؒ تھے، جن کا گزشتہ سال انتقال ہوا، شائع ہوئیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے خاندان کے کئی ایک افراد نے مکتبے قائم کئے۔ ان میں ایک مکتبہ کریمیہ بھی ہے، جو حافظ مولوی عبدالعلیمؒ نے شروع کیا جو اگرچہ کتابیں شائع نہ کرسکے لیکن قدوقامت میں چھوٹی چیزیں شائع کرتے رہے۔ جیسے نماز حنفی وغیرہ بہت ہی بااخلاق و ملنسار تھے۔ فرزندی مولوی ابوبکر صدیقؒ سے یارانہ تھا۔ عزیزی بھی کچھ عرصہ ملتان میں مکتبہ ختم نبوت کے نام سے کتب خانہ چلاتے رہے تو قاری ابوبکرؒ کی ملاقات کے بہانہ ان سے بھی ملاقات ہوجاتی۔ عرصہ دراز کے بعد ملتان کے اردو بازار، بیرون بوہڑ گیٹ جانا ہوا تو مولوی عبدالعلیمؒ کا معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ مرحوم ۶ر نومبر ۲۰۲۱ء کو انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جبکہ مولوی ابوبکر صدیقؒ نے ۲۰ر دسمبر ۲۰۲۱ء کو انتقال کیا۔ اللہ پاک دونوں دوستوں کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

اسلام میں عورتوں کے حقوق

(۲)

جناب ثروت جمال اصمعی صاحب

تمام سابقہ تہذیبوں میں عورت کو شیطان کا آلہ کار سمجھا جاتا تھا، لیکن قرآن کریم نے عورت کو ''محصنہ'' کا نام دیا ہے، جس کے معنی ہیں: ''شیطان سے بچانے والا قلعہ۔'' یعنی ایک نیک بیوی اپنے شوہر کو غلط راستے پر جانے سے بچاتی ہے۔ رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں'' اور صحیح بخاری جلد سات باب تین کی حدیث نمبر تین کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو ہدایت کی کہ ان میں سے جن کے پاس شادی کے لئے وسائل ہیں انہیں شادی کر لینی چاہئے کیونکہ یہ ان کی نظر اور عفت وحیاء کی حفاظت کرے گی۔ قرآن کے مطابق اللہ نے شوہر اور بیوی کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت رکھ دی ہے۔ سورۂ روم کی آیت ۲۱ میں کہا گیا ہے:

''اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے دلوں میں محبت اور رحمت رکھ دی۔''

سورۂ نساء کی آیت ۲۱ میں شادی کو ایک مضبوط معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی سورۃ کی آیت ۱۹ میں کہا گیا ہے کہ:

''تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو۔''

مطلب یہ کہ شادی کے لئے دونوں فریقوں کی رضامندی درکار ہے۔ مرد اور عورت دونوں کا شادی کے لئے راضی ہونا لازمی ہے۔ لڑکی کے باپ سمیت کوئی بھی اس کی مرضی کے خلاف اسے شادی پر مجبور نہیں کرسکتا۔ صحیح بخاری جلد ۷ کتاب ۶۲ حدیث ۶۹ کے مطابق: ''ایک لڑکی کے باپ نے اسے اس کی مرضی کے خلاف شادی پر مجبور کیا، وہ لڑکی شکایت لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شادی کو روک دیا۔'' مسند احمد بن حنبل کی حدیث: ۲۳۶۹ میں کہا گیا ہے کہ: ''ایک لڑکی کے باپ نے اسے اس کی مرضی کے خلاف شادی پر مجبور کیا اور وہ شکایت لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ نے فرمایا: تم چاہو تو اس بات کو آگے بڑھنے دو اور چاہو تو انکار کر دو۔'' اس سے واضح ہے کہ شادی کے لئے مرد اور عورت دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔

اسلام میں بیوی خانہ دار یا گھر والی یعنی گھر کی مالکہ سمجھی جاتی ہے، ہاؤس وائف نہیں کیونکہ اس کی شادی گھر کے ساتھ نہیں ہوتی۔ بہت سے لوگ ہاؤس وائف کی اصطلاح اس کا مطلب جانے بغیر استعمال کرتے ہیں، جبکہ اس کے معنی ہیں کہ آپ گھر کی بیوی ہیں۔ اگر خواتین اس کا صحیح مفہوم جان لیں تو وہ ہاؤس وائف کی بجائے ہوم میکر کہلانا پسند کریں گی۔

اسلام میں عورت کی شادی کسی آقا یا مالک سے نہیں ہوتی کہ اس کے ساتھ غلاموں والا برتاؤ کیا جائے۔ یہ رشتہ برابری کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مسند احمد بن حنبل کی حدیث ۷۳۶ اور ۷۳۹ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اہل ایمان میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کا اخلاق اور برتاؤ سب سے اچھا ہے اور جو اپنے گھر والوں اور اپنی بیویوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتے ہیں۔''

اسلام مرد اور عورت، دونوں کو مساوی حقوق دیتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ بات بالکل واضح طور پر کہی گئی ہے کہ مرد اور عورت، شوہر اور بیوی تمام معاملات میں برابر کے حقوق رکھتے ہیں، سوائے خاندان کی سربراہی کے۔ یہ بات سورۂ بقرہ کی آیت ۲۲۸ میں یوں کہی گئی ہے:

''عورتوں کے لئے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔''

بیشتر لوگ اس بات کا درست مفہوم سمجھنے میں کہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ حاصل ہے

غلطی کر جاتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ہمیں قرآن کریم کا منشاء سمجھنے کے لئے پورے قرآن کریم کو پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ ایک بات کی تشریح اور وضاحت دوسری جگہ مل جاتی ہے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ کی آیت کے ان الفاظ کا مطلب سورۂ نساء کی ۳۴ ویں آیت کی روشنی میں صاف ہوجاتا ہے۔اس آیت میں کہا گیا ہے:

’’مرد عورتوں پر قوام (یعنی ان کے محافظ ومنتظم) ہیں کیونکہ خدا نے ان میں سے ایک کو دوسرے کے مقابلے میں زیادہ فضیلت (یعنی طاقت وتوانائی) دی ہے اور وہ ان پر اپنے وسائل بھی خرچ کرتے ہیں۔‘‘

لوگ سمجھتے ہیں کہ قوام کا مطلب حاکم ہونا ہے اور مرد اپنی حاکمیت کی وجہ سے عورت پر ایک درجہ برتری رکھتا ہے، لیکن دراصل قوام کا لفظ اقامت سے نکلا ہے، اقامہ کا مطلب سمجھنے کے لئے نماز شروع ہونے سے پہلے کی اقامت کی مثال سامنے رکھئے۔ نماز سے پہلے اقامت کہی جاتی ہے تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔اس طرح اقامہ کا مطلب ہوا کھڑا ہونا۔اس لئے قوام کا مفہوم ذمہ داری میں ایک درجہ زیادہ ہونا ہے اور اس ذمہ داری کو شوہر اور بیوی کے باہمی مشورے سے ادا کیا جانا چاہئے۔

سورۂ بقرہ کی آیت ۱۸۷ میں کہا گیا ہے:

’’تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔‘‘

لباس کا مقصد کیا ہے؟ یہ پوشش اور زینت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، گویا شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کی خامیوں کو چھپانا چاہئے اور ایک دوسرے کو خوش نما بنانا چاہئے۔ (جاری ہے)

بقیہ:......علمی فوائد اور ختم نبوت

يَضَعُهَا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبُنْيَانِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ: لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هٰذِهِ اللَّبِنَةِ، فَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ.‘‘ (رواه الترمذي عن بندار عن ابي عامر العقدي به، وقال حسن صحیح، تفسیر ابن کثیر، ج:۶، ص: ۱۸۳، ط: العلمیہ)

ترجمہ:’’حضرت أبي بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میری مثال انبیاء میں اس شخص کی طرح ہے جو ایک گھر بنائے اور خوبصورتی کے ساتھ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائے، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے جس میں اینٹ نہ رکھی ہو،لوگ اس عمارت کے گرد چکر لگائیں اور انہیں بھلی معلوم ہو اور کہیں کہ: کاش اس اینٹ کی جگہ بھی پُر ہوجاتی، تو میں انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔‘‘

۲:-’’عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ–رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ–يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ–صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ، قِيلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ" اَوْ قَالَ: "الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ"

(تفسیر ابن کثیر، ج:۶، ص:۳۸۲، ط:العلمیہ)

ترجمہ:’’حضرت ابوالطفیلؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: میرے بعد نبوت کا سلسلہ نہیں سوائے مبشرات کے، تو عرض کیا گیا کہ: اے اللہ کے رسول! مبشرات سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا: سچے خواب۔‘‘

۳:-’’وَعَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ.‘‘

(رواہ الترمذی، وقال: حسن صحیح۔تفسیر ابن کثیر، ج:۶، ص:۳۸۳، ط:دارالکتب العلمیہ)

ترجمہ:’’حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے: مجھے ’’جوامع الکلم‘‘ (جن میں الفاظ کم اور معانی کی کثرت ہو) دیئے گئے ہیں، اور رُعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، میرے واسطے غنیمت کا مال حلال کردیا گیا ہے، اور میرے لئے زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنایا ہے (تیمم کے لئے)، اور مجھے تمام مخلوقِ عالم کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، اور میرے ذریعے سلسلۂ انبیاء کو ختم کیا گیا ہے۔‘‘

اس طرح ہم اللہ کے فضل وتوفیق سے اس سورت میں تیس سے زائد ثلاثیات تک پہنچ گئے ہیں، اختصاراً جنہیں یوں ذکر کیا جاسکتا ہے: تین فیصلے، تین حکم، تین جملے، تین اوصاف، تین تعلقات، تین دعوے، تین زمانے، تین اجزاء، تین مستثنیات، تین توجیہات، تین اقوال، تین مناسبات، تین تعریفات، تین فرق، تین مواضع، تین قرأتیں، تین ذمہ داریاں، تین معانی، تین حروف، تین اقسام، تین ادلہ، تین احادیث مبارکہ ہیں۔

☆☆............☆☆

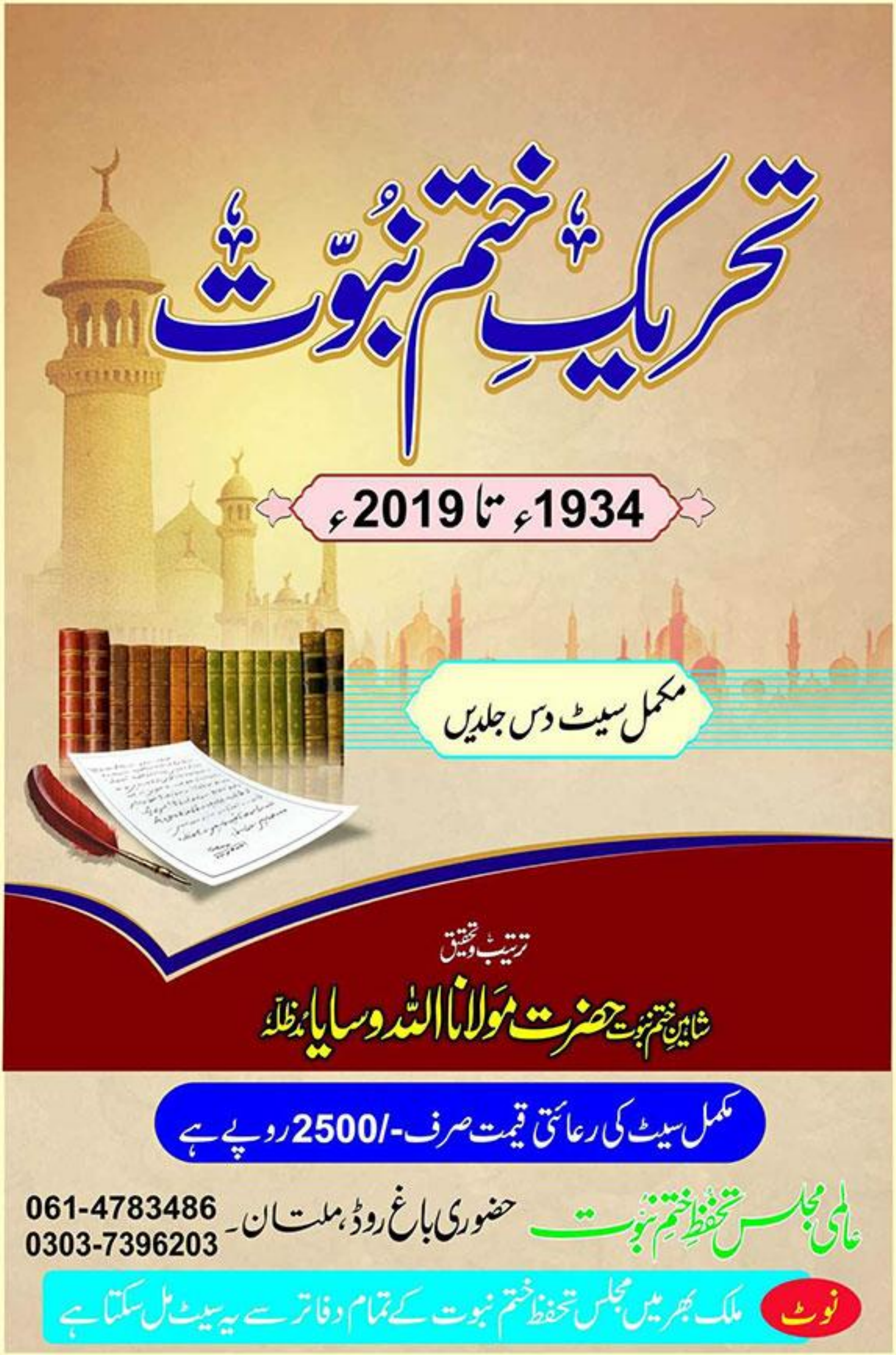
تحریکِ ختمِ نبوّت
1934ء تا 2019ء
مکمل سیٹ دس جلدیں
ترتیب وتحقیق
شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان۔
061-4783486
0303-7396203
نوٹ
ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے